TEXT LIGHT WITHIN THE BOOK ONLY

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222453
UNIVERSAL LIBRARY

بہ عون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

کلام سرور افزاے قلوب سامعین محامد مین حضرت سید المرسلین کے جامع غزلیات صفاتیہ مسمی

دیوان نعتیہ

از تجلی طبع وقاد کلیم طور سخن گستری مولوی احمد علی صاحب مدرس میسوری حسب فرمایش مصنف

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور مین بنہایت خوشی منطبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صل علی روح رسول کریم

ردیف الف

خدا نے جس گھڑی ذات محمد کو کیا پیدا
کہا ہاتف نے اس نبدے سے ہوتا ہی خدا پیدا

نہو وے جسکے دل مین نور عشق مصطفا پیدا
جہان مین یا الٰہی ہووے وہ بدبخت نا پیدا

ہوا معلوم اسکو جسنے دیکھا چشم حق بین سے
خدا سے ہی نبی پیدا نبی سے ہی خدا پیدا

خیال روے اتو مین کیا کرتا ہی دل تابے
چمک جب برق کی ہوتی ہی ہوتی ہی صدا پیدا

ظہور روے گل بے پردہ گل غیر ممکن ہی
نبی کی پاک صورت سے وہ بے صورت ہوا پیدا

امید وصل و بیم ہجر سر ورمین یہ عالم ہی
ہون اک لحظے مین پیدا اور اک لحظے مین نا پیدا

ہزارون سال عمر انبیا صرف ہدایت تھی
بقدر سعی بدبختون نے ایمان کب کیا پیدا

Checked 1965

جبسے ہی آستان ہمیشہ یہ سر مرا
شادی دو جہان غم شہ سے ہی دیدمین
جانے لگا جو خلد کو عفو گنہ کے بعد
جبسے کیا ہی تیرے جنون نے مجھے پسند
لب پر پڑی جو آنکھ لیا اشک رنگ لعل
جبسے ہوا ہون جلوہ رخسار پر فدا

ہی آٹھوین بہشت مین تیار گھر مرا
کسطرح سمجھین سب ہنران یہ ہنر مرا
منھ دیکھتی ہی غور سے بالکل سقر مرا
ہر عیب ہو گیا ہی نہایت ہنر مرا
یاقوت اس صدف نے بنایا گہر مرا
منھ دیکھتے ہین غور سے شمس و قمر مرا

احمد ہی جبسے دل کو رخ شاہ کا خیال
پرتو فگن ہی نور خدا کا قمر مرا

یہ کہتا تھا سحر حضرت پہ سایہ لطف یزدان کا
ہمین کیا خوف اے نفس زبون ہی فوج عصیان کا
ابھی سے سوے حق اٹھے ہوے دست سوالان ہین
تمھین جنت ہمین طابہ مبارک زاہد و سرد م
قیامت مین اگر گرمی سے ہر اک ہو گی بلا تن
نہ کیون زنجیر بنکر کھینچ لائے حور و غلمان کو
خدا کے دیکھنے کو زخم ہر اک چشم بن جائے

نہو سے فہم تو مشکل تھا نشان خورشید تابان کا
حصار عافیت ذکر نبی ہی اپنے ایمان کا
قیامت مین بھی ناممکن ہی ملنا انکے دامان کا
یہان دیدار حق ہی وان نظارہ حور و غلمان کا
مرے داغوں سے ہی مشکل ٹھہرنا مہر تابان کا
ہر اک تار دریدہ زلف پیغمبر یہ دامان کا
جو دل ہو وے مشبک مصطفے کے تیر مژگان کا

ہی معتقد احمد بھی ارباب عرفان کا

کیون نہ شب آئے روز فرقت مین
غم گیسوے مصطفےٰ نہوا
[illegible] نقشہ گیسوے مصطفےٰ نہوا
وصف [illegible] شکستہ ہی شکر اسکا [illegible] نہوا
شیشۂ دل جو بہت صد ا نہوا
کیون وا صف [illegible] کی قضا لکھن
وصف احمد کبھی ادا نہوا
عشق ہی قامت پیمبر کا
[illegible]

کہان ہی اندنون احمد تحسین طبع سخن کی
مگر ترک سے وصف پیمبر نہین سکتا

بلبل بنا یہ رتبۂ انسان نہین ملا
جنت ملی مدینۂ ذیشان نہین ملا

کچھ بھی نشان کوچہ سلطان نہین ملا
جنت مین بھی قرار کا سامان نہین ملا

ابروے کون شی نہین بیدم جہان مین
میرے گلے کو خنجر بران نہین ملا

مانند چشم مست رہا درپے ہلاک
جیسے مزاج گردش دوران نہین ملا

قید حیات موت ہی اہل فراق کی
بہتر دن سے روح کو زندان نہین ملا

محروم ہر طرح سے ہی دیوانۂ فراق
چاک جگر ملا تو گریبان نہین ملا

روے نبی کو آئنہ نور حق کرے
ایسا تو کوئی صاف مسلمان نہین ملا

آمد شد خیال مین آتا ہی دل کو چین
جز درد ہجر جان کو درمان نہین ملا

احمد نظارۂ رخ حضرت نہو جسے
ایمان نہین ملا اسے قرآن نہین ملا

مظہر ذات مصطفےٰ نہوا
مظہر جلوۂ خدا نہوا

غم حضرت ہی شادی بیحد
درد دارین کی دوا نہوا

شعلۂ عشق نے رکھا باقی
نار سے کام نور کا نہوا

[illegible]

برق کو کس طپش مین ڈالا ہی
تابش اشک یاد دندان سے
حضڈ ساکن نہین کسی جا مین
دیکھین ہر مہ مین مجھسے ہلال نہین
ہجر حضرت مین کب ہون گرم فغان

حال دکھلا کے جان مضطر کا
نور ظلمت بنا ہی اختر کا
شوق طابہ مین ہی دگر گھر کا
دل ہوا ابر و جناب سرور کا
امتحان ہون مین صور محشر کا

سب گناہون کو بخش احمد کے
صدقہ یارب ترے پیمبر کا

ہو وصل کہان جو نہ ہجر ملا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا
گیسوے نبی وہ شب ہی نکو جلوہ ہی خدا کا دن جسکا
گر جرم کیے سجدہ تونے ایدل نگیا طابہ مین بسر
عارف کی نگہ مین ہی پیدا اپنی نظر مین پنہان تر
ہی مثل خدا معدوم یقین ثانی ہی ترا مفقود خرد
سمجھے جو خدا کو کوئی بشر کیا فہم و خرد کو یارا ہی
دیدار نبی کا خالق مین نظارہ خدا کا نہین کبھی
مرشد کے لقا مین گم جو ہوا یکتا نبی کے جلوے کو

اب جی ہی رہا نہ تو جی ہی رہا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا
وہ رات یہ دن دکھا نہ دلا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا
زاجر بھی عصیان کو کیا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا
ظاہر ہے نبی باطن سے خدا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا
عالم کو ترا عالم نہ ملا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا
کب حال ترا بندون پہ کھلا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا
طابہ مین ہمین اے دل یکجا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا
چھوڑی نہ خودی پایا نہ خدا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا

۵

۱۲۰

دیوان نعتیہ ٦

ہوا روح بشر جو زائر نبی کا
ملا موت میں بھی مزہ زندگی کا

سنا قال سب عارفان خفی کا
نہیں حال کھلتا خدا و نبی کا

نہ سایہ نہ ثانی ہمارے نبی کا
یہ انداز ہوتا نہیں آدمی کا

ٹھکانا نہیں ہجر میں کوئی جی کا
مگر ایک عالم رہا بیخودی کا

کسی گندمی رنگ پہ دل لگا کر
ہوا کام وحشی سے یہ آدمی کا

وہ برگشتہ طالع ہوں ہم جہاں میں
سبب غم بنا میرے لب کی ہنسی کا

یہ کہکر فرشتوں نے دکھائی نگہ
نمونہ ہے فردوس رشتہ کی گلی کا

یہی ہے خدائی کا اظہار تجھ پر
نہیں حسن ایسا بشر و جن و پری کا

وہی جس نے مہ نو سے ابرو کی نسبت
نہیں فرق اسکو خفی و جلی کا

دو شمس خضر لعل و رخ کو دکھا کر
بھروسا نہیں بندۂ عاصی کا

اٹھی دل سے تاب تجلی صورت
ہوں قائل اس آئینہ آتشی کا

ہو فرمائش حضرت احمد پہ جسدم
نکل آیا آواز لب سے اسی کا

ہوا جب جلوہ گر خورشید نور کبریائی کا
برابر پایا شرف ذات پاک مصطفائی کا

خیال آنکھوں کو ہے اس جلوہ گاہ مصطفائی کا
قیاس انبیا قائل ہے جب کل نارسائی کا

جو سیر سرو و گل کی عارض و قامت کا دھیان آیا
اگر تبدیل ہو جا سکتی ہی بول کچھ دل کی
مرض حب نبی پائے تو دھو لے ہاتھ کوثر سے
وہ سودائی ہی طالب کا جو پیچھے ان کے مرگئے
دم محشر اگر ہو دید حق رو سے بمیر میں
دل اس ابروے پیوستہ پہ پیوستہ و یاد آئی

چمن ہجر نبی مین بن گیا صحرا قیامت کا
شب ہجر پیمبر سے الٰہی دن قیامت کا
ملے گر طائر اقدس نہو گا شوق جنت کا
جہنم کی طرح سے رنج دے آرام جنت کا
تو کیا ہی لطف ہو جائیگا معنی اور صورت کا
نہین یکبارہ مادہ نوہی خنجر اس جراحت کا

خدایا تو نے موزونی عنایت کی ہے احمد کو
عطا کر مدح شہ مین شغل دیوان کی کتابت کا

نقش پائے نبوی پر جو کبھی سر ہوگا
آئنہ کسب ضیا سے دل مضطر ہوگا
وصف محبوب خدا بندون سے کیونکر ہوگا
جو خلیل گل رخسار پیمبر ہوگا
تنکے ہو جاؤن سراپا پیمبر کو شہید
قبر مین ہوگی فرشتون کو نہ تکلیف سوال
عشق احمد مین ہر اک نعرہ قد قامت ہے

ید بیضا سے مرا سینہ منور ہوگا
محو رخسار نبی رشک سکندر ہوگا
حق جو پوچھو تو وہ اللہ سے بہتر ہوگا
گذرے دوزخ پہ تو فردوس سے برتر ہوگا
ذکر ابرو کا مرے واسطے خنجر ہوگا
وہ بدم نام نبی میرے لبون پر ہوگا
کیا ترا خوف ہمین فتنۂ محشر ہوگا

عجب رتبہ ہے اے محبوب خلاق جہان اپنا
ہوئے دیکھ خفتہ بھی تو زندگی کو موت سمجھا
یہ فیض الفت حضرت سے مدفن ہے جنان اپنا
نگہبان در دولت کو سب رضوان سمجھے ہین
جگہ فردوس کی سمجھے ہین وہ کوے بتان اپنا
اگرچہ جا ہے کی ناتوانی نے کیا احمد
پس مردن مدینہ کو روان ہوگا روان اپنا

یارب ہو محو عشق نبی اسطرح سے دل | اُٹھ جاے یہ حجاب قریب و بعید کا
ذکر نبی سے مجمع قدوسیان بنا | اظہر ہوا مقام یہ مجھسے بلید کا

آسان ہر دوستی محبان مصطفےٰ
احمد اگر ہو خوف عذاب شدید کا

مسکن ہر سنگ کوے نبی مجھ فقیر کا | ہو رشک پادشاہون کو میرے سریر کا
حامی اگر ہو لطف نبی مجھ صغیر کا | کیا غم ہو ارتکاب گناہ کبیر کا
ہمتاے حق کی طرح سے معدوم ہو گیا | آیا اگر خیال نبی کے نظیر کا
کوے نبی کے عشق مین گلشن ہوا مزا | عالم ہے میری آنکھ مین ابر مطیر کا
اک جان ہی کو نذر شہ انبیا کیا | آیا نہ کچھ لحاظ قلیل و کثیر کا
عشق نبی نہان تھا اگر چشم زار نے | ظاہر کیا ہے اشک سے معنی ضمیر کا

احمد خدا سے مانگیے ادل یہی دعا
کلمہ ہو یا نبی میرے وقت اخیر کا

گر مین بوس شہنشاہ زمن ہو جائیگا | سنگ اسود چومے ایسا دہن ہو جائیگا
دل جو عشق مصطفےٰ مین شعلہ زن ہو جائیگا | جلوہ ریز شمع فانوس بدن ہو جائیگا
خلد مین بھی گر سر شاہ زمن ہو جائیگا | باعث شادی مجھے رنج و محن ہو جائیگا

گوہر دندان کی دہمن مین ایسی آنکھین نہ رہین
مین جہان بیٹھا وہین دریا کا ساحل ہو گیا

روح احمد داخل خلد مدینہ ہو گئی
کہتے ہین شائق لقاے حق سے واصل ہو گیا

موسیٰ کو ترا جلوہ جانانہ ہوا ہوتا
تھا طور پہ بیخود اب دیوانہ ہوا ہوتا

گر ہجر مین جان تن سے بیگانہ ہوا ہوتا
عشاق ہمیشہ مین بیگانہ ہوا ہوتا

ہر بت مین ہوا جلوہ دیدار محمد کا
گر کعبہ نہوتا دل بتخانہ ہوا ہوتا

گر اور رسل آتے آدم سے مسیحا تک
بے آپکے کب کعبہ بتخانہ ہوا ہوتا

وحشت مین پہونچ جاتا گر دشت مدینہ کو
دیوانون مین بھی ایدل فرزانہ ہوا ہوتا

تھی شمع جبین رخ گل حضرت جو نظر آتے
بلبل کبھی اور گاہے پروانہ ہوا ہوتا

مسرور جو ہو جاتا دیدار کی دولت سے
احمد پہ الم ایسا شاہانہ ہوا ہوتا

نور احمد گر عیان ہو کر نہان ہو جائیگا
کوئی دم تو حق نہان ہو کر عیان ہو جائیگا

بیخبر ہے دل خدا و مصطفیٰ کے فرق سے
اک نظر آیا تو دیگر کا گمان ہو جائیگا

نام حضرت پیجہ ہون بیخود سوال قبر مین
رونگٹا ہر اک شہادت کو زبان ہو جائیگا

خلد مین ہجر نبی سے رنج ہو ساز طرب
نغمۂ جنت ہمین شور و فغان ہو جائیگا

جب سے وصف شہنشاہ دلاور ہوگیا — گر مونث قافیہ باندھا مذکر ہوگیا
پر اثر یہ وصف تقریر ہمیشہ ہوگیا — میل شنوائی بمنت جانب کر ہوگیا
ظل درگاہ نبی دم بھر جو سر پر ہوگیا — سایۂ عرش علا خورشید محشر ہوگیا
یاد ابرو میں سر خال معنبر ہوگیا — کیا شگاف مشکنافہ زخم دل پر ہوگیا
دل اگر محروم دید احمد ہوگیا — ایک سنگ طور سے بھی کم مقدر ہوگیا
نقطہا سے وصف دندان نے دکھائے جوہر — کوئی جگنو کوئی گوہر کوئی اختر ہوگیا
دیدہ و مژگان نبی رشک شعاع آفتاب — شب جو گریہ میں خیال ربکے انور ہوگیا
عمر بھر میں ایک جلوہ ہوگیا تھا یا نبی — وہ بھی وقت بیخودی جان مضطر ہوگیا
عاشق لعل نبی ہین تجھکو حیوان کا خیال — مجھ مین تجھ مین فرق آئینہ سکندر ہوگیا
آہ دنیا میں ہمارے یاد و باران کا ہے طور — پیرہن اپنا کبھی سوکھا کبھی تر ہوگیا
باغ رضوان کی جو کی تعریف نرم نعت مین — اندنون واعظ بھی سودائی مقرر ہوگیا
زندگی یکدم کی گرچاہو ہمیں آئے اجل — سنگ درگاہ نبی پر جب گھڑی سر ہوگیا
عالم ارواح سے لایا نبی کے عشق مین — بند کیا تجھکو جنون زندان بیدر ہوگیا
کس کتابی رو کی الفت نے گھٹایا اقدر — خط مسطر مین جو مجھ لاغر کا بستر ہوگیا
تا شام کو گیسوئے سرور کا جو آتا ہے خیال — شمع روشن ہو گئی ظلمت کدہ گھر ہوگیا

مسند جنت کا تکیہ زاہدوں کو بخشدوں / گر کبھی ملجاے ٹیکا آپ کی دیوار کا

حسن یوسف کے مقابل قحط گر ٹھہرا نہین / سامنا کیا ہو قیامت کو ترے انوار کا

دل پہ نقش نام پیغمبر کو کھودا چاہیے / دام کھوٹا ہی اگر سکہ نہو سرکار کا

حسن کی دولت ہوا ہی عیب بروکو نہر / بال کھانا ہو گیا سبزہ ریاس تلوار کا

حق لے گر کبھی تو بھیجی صورت قرآن کتاب / تھا بجا کہنا انا افصح شہ ابرار کا

جمع رہتی ہین جہ روحین عاشقون کی رات دن / عالم ارواح ہی کوچہ شہ ابرار کا

یوسف مضمون نہ احمد کیون ہو ہر کس کو عزیز / وصف ہی اک انبیا کے قافلہ سالار کا

کشتہ ہون یا نبی نہ فقط انتظار کا / ہی شوق مین ستم عدم اختیار کا

نور نبی چراغ بنے گر مزار کا / ہو جاے صبح نام شب انتظار کا

یاد نبی مین دل مرا مانند آئنہ / مظہر بنا ہی پرتو پروردگار کا

ہون وحشی ضعیف پہ کیا خوف سنگ ہی / جوشن ہی تن پہ پیرہن تار تار کا

پرتو فگن یہ داغ رخ مصطفے ہوا / پروانہ شمع خلد ہوئی ہی مزار کا

آنکھین ہین کور اتنی تمنا مین یا نبی / سرمہ بنے غبار ترے رہگذار کا

دل تنگ ہو جنان کے مکان وسیع سے / خواہان جو ہو مدینہ مین کنج مزار کا

۱۱

یا محمد ہی سہی آرزو احمد کو مدام
دم جو فانی بھی ہو باقی رہے ارمان تیرا

زاہدون کا سخت مشکل مین گذارا ہوگیا	خلد پر عشاق احمد کا اجارا ہوگیا
کر دیئے حصے برابر عشق سے طاعت نے ہم	زاہدون کو خلد اور طابہ ہمارا ہوگیا
احمد و یوسف ملے اشک و جواہر سے ہین	دام کھوٹے تھے زلیخا کا خسارا ہوگیا
مر کے بھی ہجر نبی مین اک کرامت کی عیان	دل کی بیتابی سے مدفن گاہوارا ہوگیا
دل کو عصیان سر چڑھا تھا باعث عماع	مصطفی کے نام سے اسکا اتارا ہوگیا
ریق لعل مصطفی کی یاد جب آئی ہمین	آب کوثر سے ہمارا حلق کھارا ہوگیا
نقش پا سے یا محمد دیکھی دو عالم کی ؟	ملگیا یہ جام تو جسم اور دارا ہوگیا
مر گئے تو جنتی ہین او جبین مقبول حق	عشق احمد سب گناہون کا کفارا ہوگیا

تیغ حسن مصطفی نے کردیا احمد شہید
اک ہوئین جسد دم نگاہ مین لا دو بارا ہوگیا

بھرے سے ہو جاؤن سائل کو ہر دلخواہ کا	ڈھونڈھتا ہون حق کو سودا ہے رسول اللہ کا
ہے خیال آنکھون کو انہی اس تجلی گاہ کا	تیرہ تر دیکھے سے ہو جاتی ہین جلوہ ماہ کا
عرش و طور و کعبہ و طابہ سے ظاہر ہے یہی	ہے نیا انداز شہ کے ہر تجلی گاہ کا

[illegible]

[illegible]

اے دل وہ ہجر حسن کا یہ سوز ہجر ہی — پیدا آبلہ بدن مین ہی نقشہ حباب کا
ٹھنڈک جگر کو ہو گئی نور خباب سے — یان برق کو خواص ملا ہی سحاب کا
جب رنگئی زبان تو کیا دل سے ذکر نام — بے طاقتی مین خوب ہوا کام تاب کا

احمد کا معتقد ہی اے ہجوم جرم
کافی ہی دو جہان مین وسیلہ جناب کا

ہجر درگاہ نبی مین نالہ سر ہونے لگا — عرش کا چھت اشک سے دامان تر ہونے لگا
جب خیال صورت خیر البشر ہونے لگا — جلوۂ حق دمبدم پیش نظر ہونے لگا
دیکھکر ہنسنے جو دندان نبی کی مدح کی — اشک خجلت مارے غیرت کے گہر ہونے لگا
پھر جنون مصطفےٰ مین دل ہوا ہی بیقرار — اب وطن ہی مین ہمین رنج سفر ہونے لگا
رو دیا ہجر نبی مین جینے کی مچھر نگہ — اندنون نالون مین بھی اتنا اثر ہونے لگا
علت عشق نبی مین جب زمین کے ہو گئے — آسمان جمع مالک سے اپنا گھر ہونے لگا
فرقت احمد مین ایسا ہی حسین ہی بیفروغ — نیر تابان فلک پر اشک تر ہونے لگا
اب جنون مصطفےٰ مین یہ جہان ہی تنگ تر — عالم ارواح مین اپنا گذر ہونے لگا
ہی جنون عشق حضرت دل کو اسد عزیز — سنگ طفلان جسم سے جز و جگر ہونے لگا

ہجر پیغمبر مین احمد زندگی دشوار ہی — مرغ جان کو بر سر مو بال و پر ہونے لگا

[illegible]

بہار و لطف و صور بنت و بوو حسن و جمال اپنا
[illegible]

نبی کا ملنا بہت ہی مشکل جو حق بھی آنکھوں سے غیب ہے
وہ کون ہوگا کرے تحمل سنا مین جس جس تپت حال اپنا

تمھین ہو مختاری خدائی کرو نظر سے غنی تمام
کثیف احمد ہے یا محمد غلام درماندہ حال اپنا

وجوداً اور عیناً ہے ظہور حق خفا تیرا
کہاں ہے سرّ دو سرا مین یا محمد دوسرا تیرا

ہوا مشہور دو عالم لقب خیر الوریٰ تیرا
کہاں ہے سر دو سرا مین یا محمد دوسرا تیرا

مقولہ عارف پروانہ دل عرفان نظر کا ہے
فروغ شمع ہستی ہے جمال جان فزا تیرا

ترا احمد یہ مین دو عالم تجھے کیا غیبت انکی ہے
جو تجکو فقر ظاہر تھا حقیقت مین غنا تیرا

گل دیدار سے انکو خدا محظوظ کرتا ہے
کہ جنکی جان مین سرسبز ہے داغ ولا تیرا

طلوع مہر سے وہ دن کہے بدر رت کو دیکھے
گرہ کی طرح جس دل مین رہے بند قبا تیرا

مدینہ کو منور اور کعبہ کو کیا اعظم
بنایا عرش کو اعلیٰ ظہور مصطفی تیرا

تو وہ یوسف کہ ہے بازار تیرا عالم امکان
بہا ہے کل کی بخشش مشتری ہر دم خدا تیرا

نہ کچھ خواہش ہے دنیا کی نہ باقی ہے بت عقبیٰ
پھراتا ہے و لیکن شوق تجکو جا بجا تیرا

مہ و خور کا چمکنا دیکھکر حیران ہوتا ہے
کہاں تک نقش ہو بچانے لگا داغ لقا تیرا

نکیونکر پاک ہو آلودگی جرم سے احمد
لبون پر ہے جو اسکے نام نامی مصطفی تیرا

[illegible]

محبوب سبحان تیرا لقب ہے تو وصل حق کا کامل سبب ہے
جن و بشر مین ہو ہین جیسے خدام تیرے مرتبہ ترا بڑا ہے
ہر ایک حق سے یا قطرہ تیرا نو جن جانکا تیرا ہی دریا

آجاے در پر جسکو طلب ہو لیکے دل کو خوشتر ہمارا
گر ہو دین تیری درگہ کے ذرے ہو مہر طالع اختر ہمارا
زندہ دلان سب کشتے مین تشنہ تیری نگہ ہو سناغر ہمارا

احمد کو کیونکر ہو درد عصیان تیری توجہ ہی سکا درمان
نکلینگے دل سے سب اسکے ارمان یکبار کہدے تو گر ہمارا

وہ نور جس سے کہ ظلمات کفر کا ہو زوال — ہین معجزات ہدا
یہ ابر وہ ہے کرے دور جو خزان ضلال — ہے باغ جان کی فضا
خصوص وہ کہ جو سردار انبیا سے ہوے — وہی ہین سب سے فزون
ہر اک نبی سے جو ظاہر ہوا کبھی یہ کمال — انھین کا نجتا تھا
لکھا ہے فاطمہ اک بی بی نجمہ نے — عرب کی بی بیون سے
دم ولادت پیغمبر ستودہ خصال — بچشم خود دیکھا
ستارے چرخ کے اس طور سے لپک آئے — کہ جیسے گرتے ہین
عجیب مردم گھر نور سے بھرا فی الحال — مثال چشم و ضیا
روایت آئی ہے عباس سے صحیح بہت — انھین کا حال یہ ہے
کہ ایک روز جو دیکھا جناب کو فی الحال — یہ مہد بس زیبا

۱۵ اربعین

[illegible]

[illegible]

که ایک روز شہ عرش تخت با اقبال	لیں فراغ غذا
وہان و دست مبارک کو پوچھا دستہ سے	یہ وجہ ہی اسکی
فرزند جو خلعت شاہی سے ملگئے اقبال	یہ فیض ہی انکا
بیان کرتے ہین با سوز و شوق مولانا	پس روایت یون
ہے کہ خوف جہنم کی آگ کا ہو کمال	جلے نہ دستر ہا
تو چاہیے کہ کرے قرب حاصل اس شہ سے	کہ جسکا دست و ہان
جماد کو بھی نہ چھوڑا از راہ جود و نوال	تو ذکر انسان کیا
شرف وہ بندۂ عاصی کو کر عطا یا رب	ملا جو دستر کو
محبت نبی پاک مین ہو اسکا خیال	کہ جیسے دیوانہ
دیا ہی خلعت ہستی جو تو نے احمد کو	زراہ فضل و کرم
ترے حبیب کا دے فرق جان پہ تاج نعال	بہ بزم ہر دو سرا

آسمان دید حق کا ماہ چہرہ غوث کا
نعل ہر اک سو ہی خدا و مصطفے یا غوث کا
بندۂ درگاہ حق ہون امتی مصطفے
شہریار ملک وحدت پادشاہ ہاکی دین

معراج سر حق آفتاب مصفا غوث کا
کیا مبارک ہی دونیون مین مہینا غوث کا
اسکا خادم ہون جو ہوئے نام لیوا غوث کا
یہ خطاب اللہ نے حضرت کو بخشا غوث کا

دیوان ... ۱۶

غزلیات فارسی

[illegible]

[illegible]

بگویش آه را دل کرد جاری
منال از فرقت لبهای رنگین
به رخ نالید نم دل کرد انور
رسد تا کو چرات از سبز بختی

تعلق هست از گلشن صبا را
که دارد لعل صلب سنگ خارا
اثرها هست این صبحی دعا را
بهر کس سر بپا بینم حنا را

سر احمد ز بیداری نجنبد
اگر در خواب بیند نقش پا را

بلفظ محمد بجنبان زبان را
ز خورشید هر شی نمودار باشد
دران بزم حاضر شود روح تو
براه تو شد خاک جسم من آخر
ز اشکست ای یوسفم ساز و سامان
مقام تو حد بشر نیست الحق
نهان گشته از چشمها چشم فتان
رگ جان ما تار گیسو خدا شد
لبت را بود مایه سر خالق

ازین نام دریاب از حق نشان را
به نور تو کردند پیدا جهان را
ز جنت اگر سر کنم داستان را
بکار خود آورده سنگ نشان را
مهیا همی دارم این کاروان را
مکان کرده در زمان لامکان را
همین فتنه بس کار آخر زمان را
گران پیچ و تاب است زلف بتان را
چه شیرینی خوش بود این دهان را

۱۷

[illegible]

زند حرف محبت لاله با سوز رخ ونهانش
قیامت کیف پیدا سرمی وزدیده دیدنها
کند قالب تهی آن مست نجوی یالم لالهٔ آسا
بجنبش نیم جان آید باه نیمکاش بسمل
بروتا کوثر رضوان و آلبش را ببرای
محابا بیخود می گردد تمناهای دیدارش

می عشرت بود خون جگر هر دل کباتش را
علاج نشهٔ خود دید هر مستی خرابش را
زند آن بوسه ها بر پای نازک من کتابش را
خورد هر دل که زخم تیغ چشم نیم خوابش را
به بیش لعل جان بخش تو ظاهر کن سرابش را
کشیدن مانع مقصد بود بند نقابش را

بنظمت باز میگوید علی از گور خود احمد
بایران می فرستم تا که میگوید جوابش را

خامشی ها قابل گفتار می سازد مرا
گو طبیبم جسته ام در صحت دشمنی
تا رسم در باغ کویش بال بال و پر کجا
گو دم عیسی نفس آید زند هر دم مرده را

با خیالش گفتگو بسیار می سازد مرا
فرقت عیسی لب بیمار می سازد مرا
مرغ بسمل حسرت بسیار می سازد مرا
خوش هوای کوی آن سالار می سازد مرا

می برد احمد نگاه ناز او خواب اجل
فتنه های مستیش هشیار می سازد مرا

چشم و باران هر دو گریانند اما این کجا و آن کجا
هر دو گریانند اما این کجا و آن کجا

هر دو ... اما این کجا و آن کجا
هر دو رخشانند اما این کجا و آن کجا
در صدف گوهر ... اما این کجا و آن کجا
هر دو قاتل ... اما این کجا و آن کجا
هر دو سوزانند اما این کجا و آن کجا
هر دو ... اما این کجا و آن کجا

دور از در تو باشد احمد چون ابر هردم مینالد
کن حکم که تا از هند رساد در روضهٔ پاکت یکدم را

ردیف باے موحدہ

روز شب ہی مجھکو اي پروردگار آفتاب — پرتو روے نبی دکھلائے کار آفتاب
عاشق روے نبی ہون اسلئے رہتا ہون ہردم شرمسار آفتاب — ...
دورسے دھکتا ہی داغ مصطفے کو دیکھکر — اپنے مرقد پر نہین ہوتا گذار آفتاب
آنکھ سے ہوکر نہان ہی کس جگہ روے نبی — ایک جا ممکن نہین ہرگز قرار آفتاب
گردش دائم سے ہردم اے حسین نظیر — وہ تصدق آپکا ہی مین نثار آفتاب
داغ ہجر عارض انور سے دل پرسوز ہی — کسطرح آرام ہو قرب جوار آفتاب
تیرگی بخت مین ہی دید حضرت کا خیال — شام کو مین کر رہا ہون انتظار آفتاب

آہ کی کثرت مین یادر کھ احمد ہی مدام
وقت مرنا کا ہی بس ہون انتظار آفتاب

کب نظر آیا بیاد رخ سرور یارب — پڑگیا آئینہ سے صبر یہ جوہر یارب
نکہت گل کی طرح اسکا ہوا خواہی ہون — پاک جانون سے بدن جسکا ہی اطہر یارب
منتظر کی یکبار دکھاوے جلوہ — دور سے سنتے ہین اوصاف پیمبر یارب

[illegible]

عبد احمد کو زبان کہتی ہے دل کہتا ہے
ایسے اطوار کا ہوتا نہیں انسان یارب

یاد روے مصطفے ہے روز و شب	جلوہ گر نور خدا ہے روز و شب
مصطفے کی دید کے داعی ہیں	سب سے اپنی التجا ہے روز و شب
ہے مرا مطلوب اسکو بھی عزیز	اسلیے فضل خدا ہے روز و شب
مصطفے سے کوئی کہدے پھر حق	سوے طابہ دیکھتا ہے روز و شب

اُس سے واقف جز خدا کوئی نہیں
جسپہ احمد مبتلا ہے روز و شب

شاکر ہے فضل حق کا دل شاد یا حبیب	بھولے نہ ایک آن تری یاد یا حبیب
پر زیب جیسے تجھسے ہے تعمیر عدن حسن	قائم ہے مجھسے عشق کی بنیاد یا حبیب
کاشانہ دلکا صاف بہشت نہم بنا	تیرے خیال رخ سے ہوا آباد یا حبیب
باغ جہان سے جاؤں ہجوم گناہ سے	سرو سہی کے صدقے سے آزاد یا حبیب
دست جفاے چرخ سے بے لطف آپکے	ہوتی نہیں ہے کون سی بیداد یا حبیب
وہ ناپسند حق ہوں کہ جیسے پسند تو	صد حیف گر نہو تری امداد یا حبیب
اس غم سے دو جہان کو بھولا ہے رات دن	احمد کو آپ کرتے نہیں یاد یا حبیب

[illegible]

امتحان

امتحان عشق مدینہ کا گر ہی منظور
خواب مین آگے دکھاتی ہی تماشا جنت

عاشق طابہ قد نبوی پر ہر دم
صدقے گردون سکے ہوا کرتے ہین طرح باجنت

جوش سودا مین جو طابہ کو بھلا دیتے ہین
روبرو آسکے دکھا دیتی ہی نقشا جنت

رونق طابہ کی دامن ہی جو لیس معن بی
مجکو دکھلاتی ہی دوزخ کا تماشا جنت

لطف سے آئینگے حضرت جو پئے آمرزش
خانہ گور یقین ہی کہ بنیگا جنت

قول عابد یہ عقیدہ ہی ہمارا احمد
عاشقان نبوی کو ہی مدینہ جنت

کرتے ہین وصف عارض سرور تمام رات
پاتے ہین دن کیطرح سے انور تمام رات

رہتی ہی یاد قامت سرور تمام رات
محشر کا روز بنتی ہی مجمبر تمام رات

دن ان کی یاد موجب تسکین ہی بجر ہین
گنتے ہوے گذرتی ہی اختر تمام رات

ہوتے ہی شام کرتے ہین روشن چراغ کو
رہتی ہی یاد عارض سرور تمام رات

ایسا رخ نبی کے تصور مین ہون مدام
ہوجاے روز عید مقرر تمام رات

دم بھر تو شکل پاک کو دکھلاؤ یا نبی
رہتا نہین ہی چاند جو اکثر تمام رات

دن بھر خدا کی یاد و دل منتظر بن ہی
رہتے ہین حق سکے گھر مین پیمبر تمام رات

ایسی محیط رہتی ہی عصیان کی تیرگی
ہر روز یا نبی ہی مقدر تمام رات

۲۱

ردیف ثای مثلثہ

[illegible]

بدل مراقب ہو کوئی لحظہ دلی کا پردہ اٹھا کے دیکھو	بصر بصیرت سے ہو ہویدا خدا کی خلوت نبی کی جلوت
تصور شوق قصور حورانگر تو لازم مگر یقین ہے	دکھائے ہر سر کا تجھکو جلوہ خدا کی الفت نبی کی انس
ادھر کو یارا کہاں جو دیکھے کمال ذات خدائے یکتا	یہ رمز پنہان ہے آشکارا خدا کی رویت نبی کی صورت

اگرچہ احمد ہے سخت مجرم مگر حمایت کرینگے اسکی
برنج عقبے بفکر دنیا خدا کی رحمت نبی کی شفقت

غزل فارسی

روشن گہر اصل تو از کان رسالت	اے غوث ورا ذات تو برہان رسالت
آثار خدائیست ز معنیت ہویدا	ظاہر بود از صورت تو شان رسالت
سرسبز بذات تو بود باغ ولایت	چون از نبی پاک گلستان رسالت
یکتا گہری در صدف ذات تو فگند	بارید بر اقطاب چو نیسان رسالت
مردود رسول ست نشد ہر کہ مریدت	چون دشمن حق منکر ایقان رسالت
ایمان ز کرامات تو بے شبہہ قوی شد	بشکست اگر کفر ز فیضان رسالت
انجام پذیرد بحضور شہ جیلان	صادر شدہ حکمیکہ ز ایوان رسالت
کس نیست کہ شد واقف اسرار الٰہی	جز ذات تو از صاحب عرفان رسالت
زان گرم شد از حسن تو بازار مشیخت	نور بود از شمع درخشان رسالت

[illegible]

باغ جہان مین وصل بس از ہجر ہو مگر	پیش بہار آتی نہین ہی خزان عبث

عشق رسول ہو تو ہی اک دُر بی بہا
احمد ہم حیات نہو رایگان عبث

ردیف جیم

رنگ وضو مین شمع وگل ہی خانہ معشوقانہ آج	جان و دل یا مصطفےٰ ہی بلبل و پروانہ آج
یاد چشم مصطفےٰ مین ہی دل دیوانہ آج	دمبدم مین کر رہا ہون نالۂ مستانہ آج
کون سے مخزن سلیمان کے قدم نے کر دیا	سرمۂ چشم پری اپنا غبار خانہ آج
اسکا سودا جان و دل دیکر کیا کرتے ہین ہم	گر زلیخا دیکھین یوسف کو کرے بیعانہ آج
مہر سا کس شمع رو پر نور شب روشن ہی دل	ہی جو سینے پر ہجوم ذرہ و پروانہ آج
خاک مین کل مول لیونگے سکان سوتی کا ہم	اشک یاد کوے حضرت سے کرین بیعانہ آج
صدمۂ محشر گذر جائیگا اس پر یا نبی	ہجر قدمین دیکھلے جو حال بیتابانہ آج
پاتے ہین ہردم جو دیدار الٰہی کا مزہ	ہین وہ سکان مدینہ ای دل دیوانہ آج
یا نبی جس جا پرستش بھی عبادت ہوگئی	آپکے فیض قدم سے کعبہ ہی بتخانہ آج
مانگتے ہین اسکا روضہ حق سے ہم ہوکر فقیر	ہی فلک ہر ایک جسکا گنبد شاہانہ آج
ہاتھ نہ کھینچے اس سے پہلے دولت وصل نبی	کار پردازان قدرت بولین جب پیمانہ آج

استادہ گدا سے تھے رسل راہ نبی مین
تھا ہاتھ مین شاہون کے بھی کاسۂ معراج

جو کاٹتے ہین دن کو بر روضۂ احمد
وہ دیکھتے ہین عرش معلا شب معراج

ردیف حاے حطی

تیغ رویت سے نبی دیجیے جان کو تفریح
جستجو حق کی دلا کیجیے مدینہ چل کے
ہجر سرور مین کہان چل کے تسلی پائین
زندہ ہوجاؤنگا دیدار نبی دیکھے سے
گلشن خلد سے کیا نسبت طابہ ہو درست

چاک ہوجانے سے مہ پر ہی کتان کو تفریح
گلشن خلد سے جائیگی کہان کو تفریح
چھوڑ کر جاتی رہی ہر دو جہان کو تفریح
مر اگر جاتے نہین بر جانے سے جان کو تفریح
اس سے آنکھون کی بہار اُس سے ہو جان کو تفریح

دونون عالم نہین تکلیف سے خالی احمد
ایک درگاہ ہمیشہ سے ہی جان کو تفریح

حق کی یکبار جو پڑھ لیتے تھے اکثر تسبیح
یاد دندان ہمیشہ مین پڑھا کرتا ہی
ذکر حضرت سے خدا یاد ہی آجاتا ہی
صبح سے شام تلک ذکر ہمیشہ کیجے

ہوگئی نام محمد سے مکرر تسبیح
آسمان عقد ثریا کی بنا کر تسبیح
ایک تسبیح یہ ہوتی ہی مکرر تسبیح
حق تعالی کی ہی شایان پیمبر تسبیح

[illegible]

عیسی بھی کر رہے ہین مریضون مین آپکے	بالکل بدن مین لیتی نہین ہی قرار روح
جز ذات پاک عالم اجسام مین کہان	دکھلا ئیگی خدا کو جو آئینہ دار روح

احمد لپس فنا تن بیجان کی طرح سے
بے عشق مصطفے انہین رکھتی وقار روح

ردیف خاے معجمہ

ریق لعل مصطفے اسے ہی نہ شیرین کام تلخ	اسلیے رہتا ہی ہر دم یہ دل ناکام تلخ
دل نہین تن مین نہو گر چشم احمد کا حلیم	پوست کے اندر ہی گویا دانۂ بادام تلخ
اسکی الفت کو سنبھالے پھرتے ہین فریاد ہم	دیکھلے شیرین تو ہو حسرت کے مارے کام تلخ
نقد عشق مصطفے گر ہی نہین جیتی کا ذر	ورنہ دنیا مین ہو جیسے بادۂ بے دام تلخ
کیا ہو میٹھا وصلت شیرین لبان جلد سے	زہر ہجر مصطفے اسے ہی ہمارا کام تلخ

ریق لعل مصطفے سے ایکدن شیرین نہے
کب تلک احمد ہو یارب یادل ناکام تلخ

ردیف دال مہملہ

محشر ہی دم جلوۂ شیکوے محمد	سب خلد طرف دیکھینگے ہم سوے محمد
جن و ملک وانس کا مسجود ہی لیکن	کعبے کے لیے قبلہ سر کوے محمد

۲۵

[illegible]

تمام کیا اثنا عشر نعتی ہیں
وصل یوسف سے ترا ہجر ہی مجھکو مرغوب

خوشنویسو ہیں مشتاق خط جام پسند
اس سے بھی ہے مجھکو ترا نام پسند

پہونچیں طابہ تو سر ساز مسرت ہوگا
جا بسینگے تو ہو جائینگے آرام پسند

شرک و الحاد سے واقف تو نہیں ہے احمد
یا محمد ہے مگر جان سے اسلام پسند

غزلیات فارسی

ثنای محمد رسالت چہ سزاوار محمد
بخشایشِ کونین بود کار محمد

باید چو خداوند طلبگار محمد
ہر کس نبود لائق دیدار محمد

چون مصر ہمہ شور قیامت فشاند
یک بار قد یوسف انوار محمد

یارب ہمہ از باغ جہان بلبل جان را
تا سیر نہ بیند گل رخسار محمد

از اشک دو صد ملک بیاورد وندان
ہر روز کنم نذر بدربار محمد

گور است و سیہ بخت دلا ہر کہ نبیند
جز صبح و مسا گیسو و رخسار محمد

ظلمت کدۂ گور کند وادی ایمن
ہر داغ دل از شعلۂ رخسار محمد

جز حق ہمہ ارباب جہان تا دم محشر
یک وصف نگویند سزاوار محمد

یارب برسان یا مرسان تا در جنت
از لطف خودم بر سو دربار محمد

۲۷

هر که با روی تو چون حسن تعلق دارد	بت هر سنگ پیش نقش و نگاری باشد
همه اوقات باین طور بسر میگردد	[illegible] و ثبت و شماری باشد
لیک تا نام تو از دل بلبم می گذرد	تفضل فضلان بهر حال بکاری باشد
در تب و تاب غم هجر چه امیدی	خس و کاری نتوانا که بکاری باشد
کیست در سجده [illegible] بسمل تیغ [illegible]	[illegible] تو این وقت شماری باشد
خلش عارض رنگین [illegible] دارم	این عجب گل که لب از غنچه خاری باشد

سرو طوبی ست با رفتار روی بی قد
از پی احمد دل خون شده داری باشد

نظری کن که حق ناز ادا خواهد شد	تا کجا دل هدف تیر بلا خواهد شد
من به پندار خودی دیر و حرم میگشتم	هر که این راه رود از تو جدا خواهد شد
کس نه پنداشت ز خدا [illegible] مقام محبت	طائر روح ز کوی تو هما خواهد شد

بار در خیمهٔ عشاق تمنای دل ست
ورنه دعوای وصال تو کرا خواهد شد

یاد دندان چه اختر کن که دل انور شود	قدر گوهر در صدف از آب افزون تر شود
رخ ز قطرات عرق پر زینت دیگر شود	نور کم از مه و مه بر آسمان اختر شود

کہ ساکنان درِ دوست خاکسار انند

ردیف ذال معجمہ

یا محمد ہی ترے نام کا بہتر تعویذ	مہربان حق کو کیا ایسا کہاں ہر تعویذ
اس سے بہتر نہین ملتا کوئی درمان ہمکو	علت جرم کا ہی نام پیمبر تعویذ
زور بازو سے بس مرگ جنان ہیچ ہین	باندھیے نام محمد کا مقرر تعویذ
لکھتے ہی نام نبی اُڑکے مدینہ پہونچا	طائر روح کو کیا بنگیا شہپر تعویذ
اس سمی کو کسی روز دکھا دے یارب	عمر سے کرتے ہین ہم نام پیمبر تعویذ
لکھ کے نام آپکا دوزخ کو بجھا دین ہم	آگ پر گرچہ جلا دیتے ہین اکثر تعویذ
ہی عجب نام کہ جو آگ مین قائم ہی مدام	سینہ مجمر ہی تو ہی نام پیمبر تعویذ
عاملو لکھ کے موکل سے بنا لیتے ہین	ہی فرشتوں کے لیے مدح پیمبر تعویذ
اشک ہجر نبوی آب روان ہی ہر دم	سیکڑون جب کے بہا دیتے ہین لکھ کر تعویذ

آہ سے دل کا دھوان دیتی ہی رنگلے احمد
وصل حضرت کا مجرب ہو کوئی گر تعویذ

ردیف راے مہملہ

لیتے نعلین نبی تھے جو مسلمان سر پر	پاؤن اُنکے ہون الٰہی مرے سر آن سر پر

۲۹

منتظر اب ہون مین لطف شب اسریٰ کا
خنجر الفت ابروئے نبی سے ہو قلم
آسمانون کے سوا عرش سے تا قید مکان

یہ صدا دیتے ہین ہر وقت مسیحا سر پا
فرض اتنا ہی اتر جاوے خدایا سر کو
سقف پر سقف یہ رکھتا ہو مدینہ سر پا

حشر مین جاؤن جو نزدیک پیمبر احمد
ہاتھ قدمون پہ رکھون کفش حلی سر پر

سایہ افگن ہو اگر روضۂ حضرت سر پر
وصف رخسار نبی جامع قرآن کو لکھا
مین بھی پہونچونگا لیے کاسۂ عفو عصیان
چمن طابہ مین کب آئیگے گھٹا بارش کی

ماہ کی طرح رہے مہر قیامت سر پر
جان کے رکھ لیا والشمس کی سورت سر پر
حشر مین آئین جو شہ تاج شفاعت سر پر
مین ہون جنت مین تو اللہ کی رحمت سر پر

فکر دارین سے احمد کو امان ہے ہر دم
یاد مین تیری نہ آئی کوئی آفت سر پر

ساجد ہین اس ابروئے مقوس کے برابر
دامان جو ہزارون غم حضرت نے کیا چاک
طابہ سے ہی سدرہ و طوبیٰ کا بیان ہے
اللہ کی تعریف سے عالی ہے تری ذات

کعبہ ہے وہ یا بیت مقدس کے برابر
فردوس مین ہو جلینگے اطلس کے برابر
رتبہ نہ ملا ہمکو ترے خس کے برابر
اوصاف ہون کیونکر کس و ناکس کے برابر

سلام

یا نبی جائینگے اپنے جسم کو جان چھوڑ کر
کیا خدا نزدیک تھا اُنکے با مسان کرم
حق ہی باطن تو ہی ظاہر بار جو و عینیت
ہجر طاہ مین نکلکر جلد سے مسرور ہون
کشتۂ خون گرمی رنگین رخ احمد ہون
نور عشق روسے سرور دل مین پیدا کیجیے

پھر نہ جائیگا کوئی دم جان کو ارمان چھوڑ کر
دور جو ہوتے نہ تجھے اُس شہ کو اک آن چھوڑ کر
کس لیے وقت طلب مین راہ آسان چھوڑ کر
ہون وہ بلبل ہو گیا آرام بستان چھوڑ کر
خلد کب جائین ولا شاہ شہیدان چھوڑ کر
جائیے میت قبر مین شمع شبستان چھوڑ کر

آنسوؤن سے نسبت اک قطرہ و سیلاب ہے
آبلے گرد ریا ہی احمد جوش باران چھوڑ کر

محویت سے لطف عمر خضر ہے دلگیر ہے
قامت دلکش کہان اب با ثمر ہے نخل طور
بس ہے ابرو صد مہا جان ستان عشق کو
سخت جانون کو بھی کردیتا ہے سوز عشق نرم
صورت منصور دیکھے پہلے جذبہ دید کا
روح کو تخت در دولت پہ لے مدفن ملا
ہین وہ ظاہر مین ہون باطن ستمدیدہ ہون مجھ

آب حیوان ہے مگر دیدار کی تمنیر ہے
اصطلاح سیب ذقن ہے دمبدم تنویر ہے
جنگ کرتا ہے سپاہی قوت شمشیر ہے
پیچ مین گیسو سے اُنکے کسقدر زنجیر ہے
بعد از ان ہو حکم صد دار کی تعزیر ہے
غیرت بال ہما رکھتا ہے اُنکا تیر ہے
کہنے کو وہ چھپ رہے مین مین رہا تشہیر ہے

دیوان نقش ۳۳

دھو لا کے ہر ایک نے آب کوثر سے وزن عارض خاب سمجھ کر
ہو گو میدان میں بھی آنکھوں نے تھمی یہ طرح دیکھ کر

یہ دل کا عالم ہی یاد شہ مین جو شمر دیکھے تو رحم کھائے
ہی جفا اکرم کا نخت شکل یہ بھی رہتا ہو پلنگ ہو کر

ہمیشہ قبروں کو ان کی حوریں دو وقت پلکوں سے جھاڑتی ہیں
جنھوں نے کھوئیں ہیں اپنی جانیں شہید تیر و تفنگ ہو کر

وہ کنج ہمراہ قفسے اتنا وہ صفا آئینہ سد حق تھا
یہ سمجھا قاتل نے کچھ بھی نخرہ تو جو سمجھا سے سنگ ہو کر

جناب بانو نے لی تھی گودی میں نعش اصغر بسان آہو
سر مقدس تھا خون میں ڈوبا یہ تاب عارض بھی رنگ ہو کر

یہی ہی افسوس دل کو احمد سمجھا یا عالم نے شمع دیں کی
جو بد شہجا مرقدم ہی تجھو فدائی اسکے پتنگ ہو کر

کہتی ہی نگہ جلوۂ رخسار سے بڑھکر
کچھ چیز نہیں دولت دیدار سے بڑھکر

عشاق کو کیا چاہیے دیدار سے بڑھکر
اندھوں کو نہیں شی کوئی ابصار سے بڑھکر

مجرم کو نہیں جا در سالار سے بڑھکر
ضامن کہاں مفلس کو وہ سرکار سے بڑھکر

رخسار کی فرقت میں وہاں آنکھ سے خوں ہی
وہ پھول ہیں چبھنے لگے خار سے بڑھکر

خط کے بھی نکلنے پہ فزوں حسن ہی رخ کا
ہی زیب اس آئینے کو زنگار سے بڑھکر

وحدت سے ہی کثرت ہی ہوا تجسے حسین کو
یوسف کو نہیں چاہ ہی بازار سے بڑھکر

طوطی کو کرو ذبح اس ابرو کو دکھاکر
گر آئینے کو دیکھے وہ رخسار سے بڑھکر

سیلاب سے اشکوں کے رہو دور رفیقو
پانی یہ جلا دیتا ہی انگار سے بڑھکر

احمد ہے اور صدمہ دوری مصطفیٰ
آسان نہین ہے معنی دشوار کی ہوس

حق کو دیکھا نہ ہوئی دید پیمبر افسوس
دونون باتون کا رہا دل مین برابر افسوس

ہجر حضرت مین سخن کچھ نہ کہا پر افسوس
نامہ اعمال کا مرے ہے سراسر افسوس

سر سلامت یہ خبر سنتے ہین اکثر افسوس
پہلے ہی ہو چکے غزوات پیمبر افسوس

پھر کے روضے مین پیمبر کے نہ بیٹھے یکدم
کیسی گردش مین رہا بخت کا اختر افسوس

جب کبھی ہو گا غم ہجر نبی عشر عشیر
سب فرشتے جو کرین تا دم محشر افسوس

مر کے طیبہ مین ملا اہل جنان سے جب دم
مرحبا انکا سخن میری زبان پر افسوس

دیکھ لین جلوۂ قامت کو یہ ہے کس کی طلب
صدمۂ حشر ہوئی دوری محشر افسوس

مومنو دل کو کرو آئینۂ عشق نبی
کہتی ہے کر کے یہی روح سکندر افسوس

خلد الفت تو عداوت ہے نبی کی دوزخ
شاد مومن ہو کرے قبر مین کافر افسوس

چار اصحاب کی الفت کی ہین چار دلیل
طپش و آہ و الم دل مین زبان پر افسوس

شادمان ہے پس مرگ رہینگے احمد
ہم جو کرتے ہین غم آل نبی پر افسوس

سلام

ردیف عین معجمہ

مجلس وعظ نبی مین ہجوم پاکان
کبھی ایسا بھی ہو یارب کہ مدینہ چلکر

کھڑے دربان سے کھڑے ہوتے ہیں مع سنی خاموش
وعظ حضرت کا سنون بزم مین بیٹھا خاموش

داغ دل محو ہوا دید نبی سے احمد
صبح ہوتے ہی ہوا شمع کا شعلہ خاموش

ردیف ضاد معجمہ

عادی صبر ملے اس دل مضطر کے عوض
یا خدا آپ نظر آئے پیمبر کے عوض

اک صفت ہمین تو یان ذات نظر آتی ہے
شعلۂ طور کو دیکھون نہ پیمبر کے عوض

سنگ درگاہ پیمبر پہ جو رکھون اکدم
سر کو بدلون نہ کبھی عرش کے افسر کے عوض

لائق حمد خداوند جہان ہین یہ گہر
ہین سرشک آنکھ مین دندان پیمبر کے عوض

ابروے پاک نبی پر ہی شہادت کا خیال
چاہیے تیغ مہ نو ہمین خنجر کے عوض

جام جم نقش کف بادہ گدا ہو جمشید
سر پہ رکھ لے جو تری نعل کو افسر کے عوض

رستگاری ہو پس از مرگ کہ ستھین مین ام
درد قد نبوی صدمۂ محشر کے عوض

آپ حق نے لیا حضرت کو بملک کونین
ماہ کنعان کو زلیخا نے لیا زر کے عوض

روے حضرت کے تصور مین ندیکھے مہ و خور
اشک آنکھون مین نگر آتے ہین اختر کے عوض

اشک ہجر نبوی سے جو نبدھا ہے یکتار
کیا رگ ابر بچھی ہین مرے بستر کے عوض

ردیف ق

ردیف قاف

دل کو ہے [illegible] مصطفیٰ کا شوق
بندے کو ہو گیا خدا کا شوق

[illegible] اس لقا کا شوق
[illegible] کا شوق

[illegible] نقش پا کا شوق
[illegible] رحمت حق

دل کو [illegible] اس ہما کا شوق
دونون عالم [illegible]

ابتدا مین ہی انتہا کا شوق
[illegible] تو بتا کا شوق

[illegible] تو بتا کا شوق
[illegible] ہو تمام ماہ شام

عرش مین قندیلین اور رباب مین رو مصطفیٰ — نور حق سے دیکھون کیا نور چراغان کی طرف
رو ونگا گل کی طرح سے چاک کرکے پیرہن — جب تلک دیکھون نہ انکے روے خندان کی طرف
کیا گنہگاران اُمت وقت صدمات عظیم — انبیا محشر مین جائین شاہ ذیشان کی طرف
مرکے بھی پاس محبت سر نے باقی رکھ لیا — پھر گیا کعبے سے قبر شاہ ذیشان کی طرف
کچھ نہین منظور ہی ذات محمدؐ کے سوا — چشم وحدت سے جو دیکھا مین نے خوبان کی طرف

عین رحمت سے خداوندا براے مصطفیٰ
کر نظر احمد علی کے جرم و عصیان کی طرف

دل لگائے جو رکھا شاہ رسولان کی طرف — کب حصر دیکھ سکے رحمت رحمان کی طرف
ہی وہ اک پردہ ترے نور کے سو پردو کی — جب بھی دیکھا نہین جاتا حور تابان کی طرف
رنگ و صورت ہوا آئینہ ہر شی سے نمود — دیکھا تیرے لیے گلزار و گلستان کی طرف
ہستی ہر شی کی عدم اسکی نظر مین ہوگی — جسنے دیکھا ترے انوار نمایان کی طرف
اس تمنا مین لگین چھت سے ہماری آنکھین — گاہ دیکھا نہ تری گنبد ذیشان کی طرف
حق تعالی سے جدا جسنے تمھین سمجھا ہی — راہ پائی نہ کبھی کوچہ ایمان کی طرف
جو گدا آیکی درگاہ علا کا نہوا — راہ پائی نہ کبھی کوچہ ایمان کی طرف
کیا لعاب لب سرور سے ہو سیری احمد — کوئی تشنہ نہ گیا چشمہ حیوان کی طرف

[illegible] کا شوق
[illegible] کا شوق
[illegible] کا شوق
[illegible] مصطفیٰ کا شوق

ردیف کاف عربی

[illegible]

ردیف لام

[illegible]

صبح محشر پر ہی وعدہ دید کا	کب بجھیگی روح اپنی شام تک
آگئے دشت مدینہ مین دلا	پہونچی نوبت رنج کی آرام تک
اے کباب دل فراق شعلہ وش	تجھکو پہونیگا خواص خام تک
شکلے وان تک ہی عروجون سے نزول	روح ڈھونڈھے عالم اجسام تک
چھوڑمت مدحت شہ با وحی کی	اے دل غافل پہونچ الہام تک
سینے خالی دل سے گیسونے کیے	صید آجاتے ہین خود اس دام تک
پاسبان احمد ہی در دہجر شہ	فرحت آئے کب دل ناکام تک
وصل موقوف رکھے حشر کا سامان کب تک	جان لیتا ہی رہیگا غم ہجران کب تک
سرخی لعل روان بخش کا گر وصف کرون	رنگ اڑجاے ترا لعل بدخشان کب تک
ہیچو جام نگہہ ہر دو جہان سے کیجے	ہمکو گردش مین رکھے گردش دوران کب تک
برق کو ابر کے پردے سے نکلنا ہی ضرور	شکل تیری ہو چراغ تہ دامان کب تک
مثل خورشید جنون سر نہ چھپانے دیگا	ہمکو بے سایہ رکھے سایہ دامان کب تک
ذبح مطلوب ہی قربانی ابرو کیجے	عید کا چاند رکھے بسمل و غلطان کب تک
دیکھین گر سنگ در شاہ تو ڈالین پتھر	ہم سہینگے صفت تخت سلیمان کب تک
دیر سے سنتے رہے وادی ایمن کا بات	ہمکو محروم رکھے طابہ ذیشان کب تک

٣٥

[illegible]

سلام

[illegible]

غزلیات فارسی

چلے جو شام کو بیکر تھے کہتے تھے موسیٰ — شجر یہ نیزہ ہے اور سر ہے طور کی قندیل
محبوشہ کے لیے شمع سان ہو گریان — ہر ایک اشک بنیگا قبور کی قندیل
جلی ہے شام کے غم مین بسان پروانہ — مقام روح کا ہو جائے نور کی قندیل
بیان تفرقۂ اہل کربلا تھا سنگ — ہے پارہ پارہ دل ناصبور کی قندیل
نکل کے کفر کے ظلمات سے روان تھے حر — نظر جو آنے لگی دست حور کی قندیل
بنے تھے تیل جو خون شہید کے قطرے — سلگتی ناریون کی تھی غرور کی قندیل

کیا ہے قتل اک عالم کا شمر نے احمد
عدم جہان ہے شہ تھے ظہور کی قندیل

ردیف میم

طلبگار خدا و مصطفیٰ بایکدگر مین ہم — کہ جیون حرف مشدد گہ ادھر گاہے ادھر مین ہم
غم عشق نبی کم ہو نہ خون دل کے پینے سے — برنگ شعلہ سیرابی مین ہر دم تشنہ تر مین ہم
خیال گیسوے احمد مین رنگ شام رہتا ہے — کیا کرتا ہے روشن داغ رخ نور سحر مین ہم
رہی جان قبر سے باہر نبی کی اشتیاقی مین — کہ جیسے زندگی مین پشت بر دیوار و در مین ہم
غنی سیمین تن حضرت کی الفت نے کیا ہمکو — ملا یہ گنج جبسے مفلسی سے بیخطر ہین ہم
خدائی کو خدائی مین تمہاری شک نہین ہرگز — ولیکن بندگی سے آپکے کہتے ہو بشر مین ہم

نشد نایل چو داغ لاله زاران از شستشو بها — یکی داغ فراق او دو دیگر داغ حسرت هم

بتیغ جلوه آب حسرت خاص است اے شائق — شهادت تشنه بیهوده مپیس شهد ولایت هم

نمودم گریه چندان لختها سال باشک آید — زبانها قوت شد پیدا تا شاهست نفت هم

مزاجم را ز آهِ سرد و سوز هجر بسنجے هست — برودت گر ضرر دارد حرارت بیم

درین ایام اے احمد باندازے سخن گوئی — بخشی بدش و کم لفظ و مضامین لطافت هم

بود گر صبح نشان تر سی از روی تو ندیم — رسد گر نفحهٔ شامی گیسوے تو ندیم

لبهاے عید دو باره برای زاهدان خشک — هلال عید هر لحظه ز ابروی تو ندیم

چرا چون دوزخی سوزان برای جلوه داری — مقام جنت الماوی سر کوے تو ندیم

گلهاے نکو دیده بعمرم داد صد گریه — بمن بخشش زند خنده چو از خوے تو ندیم

گل و ریحان و مشک نافه پیش چشم خود دارم — ز نکهتهاے هر یک محو خوشبوے تو ندیم

ردیف نون

هر دم یہ جستجو تھی مین کون ہون کہان ہون — ہستی ہوئی جو ظاہر نیست ہون نہان ہون

جب یاد کی نگہ کی فانی جسم جان ہون — اظہار عشق لب ہی مین عمر جاودان ہون

عکس جمال پاک سے ہر ایک شی مجھے
آئینہ بنگئی ہے خیال حباب مین

دم بھر بھی ہو یہ بحر جہان مین حباب سا
زندہ رہون مین صرف ہوا حباب مین

گر دیکھتے نصیب زلیخا تو یا نبی
یوسف کے بدلے آپ نظر آتے خواب مین

منھ آفتاب کا جو ادھر ہو تو حشر کو
لازم ہے آپ خلق سے رہنا حجاب مین

گن گن کے شعر نعت فرشتون کے روبرو
دکھلاؤنگا حساب مین یوم الحساب مین

محشر مین ہوگی گرمی بازار مصر سے
حضرت کے ساتھ آئین جو یوسف رکاب مین

گرمی کے بدلے روح کو ٹھنڈک ہوا طبیب
آتی ہے بوے زلف بھی مشک ناب مین

بیدار روز حشر بھی ہونا محال ہو
آنکھین جو وا ہون چہرۂ روشن پہ خواب مین

حسرت ہے نگاہ زلف معنبر کو چھوڑ دے
نکہت ضرور ہو جو گل آفتاب مین

تو بانیون مین رخ کے فلک سے زمین تلک
پیچھے رکھا ہے برق کو دل نے شتاب مین

اسطرح مصطفی نے خدا کو عیان کیا
اثبات ذات غیر ہے مشکل کے باب مین

غم کھائے کیون نہ سوختہ مہر رخ ہو وہ
آتش کی لو تلک نہین دل کے کباب مین

احمد غبار بنکے جو رہتا تن نزار
زوار کے قدم سے ہو لپٹا جناب مین

صبا ہو خاتمہ بالخیر میرا کوے اطہر مین
مقدم کہ یہ جملہ خدمت شاہ موخرین

کوئی بندہ خدا کہتا ہی کوئی شہ گواے احمد
مگر مین سر سخن کو رست اور بہتر سمجھتا ہون

طالب گناہ گار شفیع الورا کے ہین
محشر مین اک درود سے اے دل تو کام آ
جاتے ہی اہل بزم ہوے شامل درود
انوار تازہ تا باَبد دیکھین بیدریغ
اک شب حضور خواب مین ٹھنڈا کرین جگر
اسما صفات مظہر و مظہر نہین جدا
شق القمر سے نظم خدائی مین ہی خلل

اکثر خدا کے بندے جو ہین مصطفےٰ کے ہین
حیلہ طلب امور جو فضل خدا کے ہین
اشغال یہ جہان مین لب مبتلا کے ہین
موئی یہ حوصلے بصر مصطفےٰ کے ہین
پیدا ہی سے کہ جلے ہوے ہم سالہا کے ہین
سب مرتبے نبیؐ مین ہمارے خدا کے ہین
یہ دخل بھی پسند خدا مصطفےٰ کے ہین

ثابت یہ ہمکو کلمۂ طیب سے ہوگیا
ہر حال مین شریک پیمبر خدا کے ہین

حق کے حضور ارض و سما پر کہان کہان
بندہ و خدا کی طرح زمین آسمان مین
دل مین زبان پہ نوک قلم پر ہر اک دم
باطن کی آنکھ سے جو نکلی اسے تیرگی

ہوتی نہین ہی نعت پیمبر کہان کہان
رخشان نہین ہی نور پیمبر کہان کہان
ذکر نبی نہین ہی برابر کہان کہان
ظاہر نہین ہی نور پیمبر کہان کہان

۳۶

جبہ سائی در کہ حضرت کی جس شعار ہو	یہ وہ ہے سجدہ کہ بے سجدہ ادا ہوتا نہیں

کام احمد کا کبھی دنیا و عقبیٰ مین درست
بے ترے الطاف کے یا مصطفےٰ ہوتا نہین

ہے شوق قرب بعد اگر چشم وا نہین	اظہار جہل تھا کہ چھپا سے چھپا نہین
انکا خیال اور نفس جہان سے	کہتا ہے کون بے مزگی مین مزا نہین
ایذا دہی کو میرے لیے ہی فلک دہی	جو سرزمین کہ جلوہ گہ نقش پا نہین
خاک در جناب کا صندل ضرور ہے	اس درد سر کی اور کوئی تو دوا نہین
سچ ہے کہ تیری دید سے معلوم ہوگیا	کہتے ہین دو جہان مین خدا کسو نہین
سجدے کے بعد چاہیے در پر سوال بھی	بے مغز ہے نماز کہ جسمین دعا نہین
گرد نعال پاک کا بہتر سفوف ہے	بے درد جانے درد کی اُنکے دوا نہین
آب وضوے پاک نبیؐ کے کہان نصیب	اے خضر یہ بھی قطرہ کا آب بقا نہین

رو رو دلاؤ ماہ محرم ہے مومنو
احمد کا شعر مرثیہ ہو اگر مرثیہ نہین

جو انسان اس جہان کو عالم بالا سمجھتے ہین	ملائک اس جہان کو بے ترے دنیا سمجھتے ہین
بلا سے بد ہے نومیدی کہ غفلت ہجوہ باطن ہے	اگر وہ مل بھی جاتے ہین تو ہم بیہودہ سا سمجھتے ہین

غزل در صفت حروف

غزلیات فارسی

قیام بحر بے تواز دو چشم اشکبار من
وجود ابر ز آه دردناک پر شرار من

چو گشته می‌شود سیماب آئینه صفا گیرد
دل از رفع خودی اضطراب آمد بکار من

بیاد لعل جان بخش چه پیرا ز جهان رفتم
ز گورستان مردم دور میباید مزار من

ز سوزم هر که واقف شد دل او خاک میگردد
سراسر رو کش برق ست فرط اضطرار من

پریشانی زلف او نشد از دل بیرون
بسان دود در جائے نه بنشیند غبار من

بموے کاکل پیچانش بستم تا دل خود را
سراسر در گره زنجیرسان افتاد کار من

به هجر مصطفےٰ شد انقلاب تازه ظاهر
ربا باد بخت خواب دیدهٔ پر اضطرار من

خدا و مصطفےٰ باشند احمد معین یکدیگر
بمحشر منتظر باشی بآن معجز شعار من

دل بیتاب میباید چو خواهی یار را دیدن
بجز سیماب نتوان ز آئینه دیدار را دیدن

نخواهم شمع و مهر و مه گل گلزار را دیدن
خدا روزی کند روزی رخ دلدار را دیدن

ندیدم دیده را کز جمال او فروزان شد
کجا از بخت چشم سید ابرار را دیدن

مه نو چون نظر آید بمردم عید میباشد
بمن شد زخم خنجر ابرو خمدار را دیدن

بگورم قطرهٔ باران چو آید خاک میگردد
که آسان نیست حال تفته جان زار را دیدن

ردیف واو

[illegible]

منظور شہ کو صبر رہا ورنہ خون کے	قطرون کے جا لٹکتے تھے سر ذوالفقار مین
ہر شب خیال گیسوے اکبر مین کوئی تھی	بانو کی جان کیون نہ پڑی دن تار تار مین
مانند زخم کیون نہ رہے خون کا دوام	بھرتا ہے فرق شاہ و سنان ستم زار مین
اکبر سے شہ نے رخصت میدان مین یہ کہا	تلوار زیب دیتی ہے دست نگار مین
زندان شہ پہ اشک مژہ سے جدا ہون	رشتہ پڑا ہے گہر آبدار مین
قاسم پہ تھے یہ بین کہ افشان کی جا ہے	کانٹے چبھے ہوے مین ترے گلعذار مین
کہتے تھے شہ کہ شمر کو کیا یاد رہا	انگار خود لگے گی درخت چنار مین
حالات کربلا پہ بہتر ہا ہین اشک	ہر دم یہ کام آئیگا روز شمار مین

یارب بپاے حسین کر احمد کو سرخ رو
بالکل سیاہ کار ہی عصیان شعار مین

سلامی شہ نے جو پائی شہادت اسکو کہتے ہین	سرے تن نیزے پر تھا اور سنگی تلاوت اسکو کہتے ہین
جو آئی قسمت حر مین سعادت اسکو کہتے ہین	ملا قاتل قضا لیون مین ارادت اسکو کہتے ہین
بہتر تن ہوے ٹکڑے گئین روحین جنت کو	سپر جاتی تھین شہ پر رفاقت اسکو کہتے ہین
گئے نور نظر شہ کے ہوا دیدہ نہ تر ہرگز	رضا کے ساتھ تسلیم امانت اسکو کہتے ہین
گلے کے سے کٹوانے کو دیا سر حکم خالق پر	خدا کے شوق کامل کی دلالت اسکو کہتے ہین

[illegible]

نہ کے سنگ در کی کیا بہا قیمت لیت تو بھی
غم ابرو سے حضرت مین ہر اک شب بنگئی اختر
تجلی طور پر چمکی ید بیضا کہین روشن
وہی درمان درد دین و دنیا بیکسون کا ہے
جو پائے خلد مین بھی لبے ترسے ہو لب شیرین

پریشان دیکھتا ہون حال برا ہے یاد ہم کو
دم شمشیر سمجھا روز فرقت کے ہر اک دم کو
مجالی مختلف ہین فیات احمد کے ہر اک دم کو
مین شادی سے زیادہ دوست رکھتا ہون تیرے غم کو
ملادے آب کوثر مین شراب شوق سے سم کو

شب گیسو سے نور روئے پیغمبر کبھی یارب
نصیب چشم احمد ہو یہ صبح و شام عالم کو

جان فرقت دو دین وصلت لے لین بر اگیا ہے
بازار تمہارے مین یوسف کو زلیخا ئی
کونین مین جو کچھ ہو طالب وہ تمہارا ہے
صحرائے قیامت مین عصیان سمائیگا
اعجاز ہمیشہ کے کرتے تھے یہی ظاہر
دیکھا نہ کبھی دیدہ گو دل ہے مرا مسکن

دل پہلے یہ کہتا ہے آخر کو بھلا کیا ہو
لیلی کو ہے مجنونی سودا یہ بھلا کیا ہو
بندے یہ بنے ہو تم پھر حال خدا کیا ہو
یہ کچھ تو ہوا اب تک پھر دیکھیے کیا کیا ہو
دیکھو تو بچشم حق بندے سے خدا کیا ہو
کہنے کو ملے ہمسے تم جان سے سوا کیا ہو

ان روزون غزل گوئی لائق ہے تمھین احمد
استاد یہ کہتے ہین پھر اس سے صلہ کیا ہو

درگہ طہ ہے اور ایک بڑھیگی منزل — سخت وکٹھن سے ہی جنت کا گذارا ہمکو

طور سے کوہ کو دیدار نے تیرے پھونکا — کاہ سے زار ہین کیا دید کا یارا ہمکو

یا نبی آپکو انواع شفاعت مین کمال — ساری قسمونپہ گناہون کے اجارا ہمکو

شمع دیدار الٰہی کی فروزانی کو — الفت شاہ کا بس ایک شرارا ہمکو

جز محبان نبی دونون جہان مین احمد — کوئی آیا نہ نظر حق کا پیارا ہمکو

کیون نہ چاہے دل ہمارا اس صفا اندام کو — روح کا عالم کیا ہی عالم اجسام کو

یوسف بازار کو نسبت ہی سے کون سے — پختہ کاران رد کرینگے اس خیال خام کو

یہ خیال عارض روشن نے انور کردیا — ہمنے رکعت صبح کی باندھی ہی اکثر شام کو

کچھ دنون گر اور رہتے از برائے تربیت — عالم ارواح کرتے عالم اجسام کو

آپکا دیدار بھی دیدار حق سے کم نہین — کردیا آغاز ہمنے شوق بے انجام کو

میرے مولا امتی بنیو اسکے دوستان — قدر عالم مین نہین ہی بندہ بے دام کو

حضرت عیسیٰ کے رہنے سے یہی ثابت ہوا — آسمانون پر جگہ ہی آپ کے خدام کو

بیرہن جا کی مدینے پر دکھا دیتے ہین ہم — دیکھتے ہی حاجیون کے جامہ احرام کو

عمر بھر کرتا رہونگا وصف شمع آستان — عرش کی قندیل لازم ہی مرے انعام کو

45

در سرم سودائے زلف و در دلم عشق رخت	الغرض با ہمہ زجان تام و سحر جویائے تو
در جہان ہر کس چو سیر سنبل و ریحان کند	من بجو دیچیم بیا ذلف عنبر سائے تو
تابش خورشید وجہ رفع باران میشود	یا بنی افتد باشکلم لمعۂ سیمائے تو
در تمنائے وصالت میروم در خواب مرگ	چون شوم بیدار بینم فرق خود بر پائے تو

شد وقوع جرم احمد قول حافظ بر زبان
بر امید عفو جان بخش گنہ فرسائے تو

سلام

بہر حق مجرئی کٹ جائے امام ایسا ہو	کام بخشائش امت کا تمام ایسا ہو
وادکفار میں دی حرؑ نے مسلمانی کی	مرد مومن سے کبھی عمر میں کام ایسا ہو
فرق شہ نیزے پہ قرآن پڑھا کرتا تھا	طور ایسا ہو کلیم ایسا کلام ایسا ہو
یہ عجب ہو کہ دوبارہ نہ قیامت آئے	خاص سادات پہ جب جلوۂ عام ایسا ہو
چشم قاتل میں اندھیرا تھا یہ مجتبیٰ کا	ورنہ کس شخص سے مقتول امام ایسا ہو
باکے مقتل چلے اکبر تو کہا حضرت نے	باپ سے بیٹے کا دنیا میں سلام ایسا ہو
اہل بیت نبوی قید میں کوفے سے گئے	واقعہ سخت نہ تا روز قیام ایسا ہو
فرق شہ نیزے پہ جانے ہونگا بولا دل	تفرقہ کوئی بدن پر نہ مدام ایسا ہو

دوستہاے خیال دید دیکھا چاہیے
گل بہی دامان چاک ہے اے دل کسی خسار پر

دشمنی کرنے لگا ہے عاشق بیدل کے ساتھ
حشر کے دیوان مین چل اے شاہد عادل کے ساتھ

چاہیے آسان جواب سائلان قبر و حشر
نام احمد ہی لیا کیجو ہر اک مشکل کے ساتھ

ردیف الیاء

جوشش الفت کا یہ عالم ہے محمد مصطفےٰ
زخم عشق ہر دو مرہم ہے محمد مصطفےٰ

دل ہے خاتم نقش خاتم ہے محمد مصطفےٰ
سچ رفعت سخت ہے اور جی مین رضوی کی ہو

مظہر ذات خداوند جہان ہے جسطرح
جو زمین سے سیر کرتے ہین فلک پر اے ملک

جسم اسکا روح آدم سے سرا سر پاک تھا
لاکھ بھی ہون گر طفیلی ہے یہ مہمان غرض

قبہ روضہ کی دھن مین کبھی جاو نگا
عاصیو گلزار ابراہیم کی دیکھین بہار

دل مین حق اور اپکا دم ہے محمد مصطفےٰ
کعبہ گر دل ہے یہ زمزم ہے محمد مصطفےٰ

گر سلیمانی ملے کم ہے محمد مصطفےٰ
اگر جاؤن تو یہ غم ہے محمد مصطفےٰ

مظہر اشیاے عالم ہے محمد مصطفےٰ
جانتے ہین اسم اعظم ہے محمد مصطفےٰ

کون جانیگا کہ آدم ہے محمد مصطفےٰ
باعث ایجاد عالم ہے محمد مصطفےٰ

مجھکو جنت باغ عالم ہے محمد مصطفےٰ
شافع اہل جہنم ہے محمد مصطفےٰ

اب وظیفہ وصف لب کا کیجیے — مردہ دل کو اپنے زندا کیجیے
محو حسن شاہد اپنا کیجیے — آخر اس قطرے کو دریا کیجیے
زلف کو چہرے پہ چھوڑا کیجیے — وحشت دل کا مداوا کیجیے
بادشہ کو دید مولا کیجیے — گاہ جلسہ گاہ سجدا کیجیے
شمع عارض جلوہ حق کا کیجیے — بلبل دل کو پتنگا کیجیے
گر خدا کا وصل زاہد چاہیے — آپ مین حضرت کو ڈھونڈھا کیجیے
ہو مع شب دور چہرے سے نقاب — مہرِ سینہ کو ٹھنڈا کیجیے
عرض مہ اس مین کافوری ہے ہو — اس کہن زخمی کو چنگا کیجیے
کسکو ہے تاب جمال بے حجاب — مہر و مہ کو رخ کا پردا کیجیے
آئیے بازار محشر مین بہ لطف — حسن یوسف کو زلیخا کیجیے
خال و عارض کو دکھا کر اک دن — دل کو مہ کوکب سویدا کیجیے
چشم باطن سے خدا کی ذات کو — درگہ حضرت مین دیکھا کیجیے
اے خواص الفت لب دل مین ہے — اب ملاقات مسیحا کیجیے
باطن ہت سے خدا کا ہو ظہور — کفر کو اسلام اپنا کیجیے
صورت عالم ہو باشد معروف — حق کو ظاہر مثل معنی کیجیے

وعوی فہم اسرجا ہے باطل
حق ہی جانے حقیقت نبی کی

فضل ووصل خدا جسکے جوہر
ہے وہ آئینہ الفت نبی کی

دور عالم ہو نزدیک خالق
جسکو حاصل ہو قربت نبی کی

حق کے بندے ہمارے خدا ہین
آنی سمجھی حقیقت نبی کی

گا ہے مژگان سے روضہ نہ جہاڑا
کچھ نہ کی ہمنے خدمت نبی کی

استی اولیا ادب ہیبت
کیسی افضل ہے امت نبی کی

راہ حق پہ ہزارون ہین اک تھا
اب ہین لاکھون بدولت نبی کی

انبیا اولیا دائین بائین
ہو یہ محشر مین حشمت نبی کی

شق مہ سے یہی ہی ہویدا
ہے فلک پر حکومت نبی کی

آب جینا گہرسے ہے باہم
حق سے ایسی ہے نسبت نبی کی

عرش تھا فرش وان تک گئے تھے
کیا ہی عالی ہے ہمت نبی کی

نسبت عبدیت ہے مجازا
عین رب ہے حقیقت نبی کی

چشم احمد کو حاصل ہو یا رب
دید تیرا زیارت نبی کی

جلوہ روے نبی ایک دن ایسا ہو جاے
طور سا اپنا تن زار بھی سرمہ ہو جاے

کشتی امت احمد مین اگر جا ہو جاے
بحر عصیان سے نہ کیون ہمکو کنارا ہو جاے

ہم آب تلک آئینگے رستے سے فنا کے
کیا غیر کہ یان خضر بھی آیا نہین کرتے

وہ جسم ہے اسجا گئے انسان و ملائک
ارواح سے بھی وانکا گذارا نہین کرتے

جو دیکھ لین محراب سے ابرو کا تماشا
کعبے سے کلیسا کا ارادہ نہین کرتے

چرچے ہوے اس کوچۂ رنگین کے یہان تک
بلبل بھی گلستان کا ارادہ نہین کرتے

ق

زاہد جو برا کہتے ہین ساجد کو تمہارے
اچھے یہی کہتے ہین کہ اچھا نہین کرتے

کفار کی تشبیہ سے بہتر ہین وہ بندے
جو آپ مین نظارہ خدا کا نہین کرتے

جب سے کہ ہمنے صدمہ کش فرقت قامت
کس روز قیامت کا تماشا نہین کرتے

دل محو ہو گر جلوۂ دیدار دکھاؤ
کیون قطرۂ ناچیز کو دریا نہین کرتے

ابرو کی عوض قتل کرے نوک سہ نو
بس میان جو وہ تیغ لگایا نہین کرتے

افزون ہوئی محبوبیون پر اور رقیبی
وہ چھپتے ہین اور حسن کا چرچا نہین کرتے

پروانہ صفت سوز نہان ہی مین جلینگے
عشاق جو جانباز ہین نالہ نہین کرتے

سورج سے نمودار ہی رخسار کا عالم
کس روز لب بام وہ آیا نہین کرتے

اے جان حیا شور عنا دل مین نہان ہے
فریاد بھی کرتے ہین تو تنہا نہین کرتے

ہر صورت عالم مین ہے وہ مظہر معنی
جو مقنعہ چہرے سے اٹھایا نہین کرتے

جو شب کی طرح تیرہ درون ہوتے ہین احمد
اس غیرت خورشید کو دیکھا نہین کرتے

وہ نسبت شاہ وحق کے درمیان ہے
معیت مین جو حال جسم وجان ہے

ٹھکانا جوش وحشت کا کہان ہے
زمین نیچے نہ اوپر آسمان ہے

روان اشک آہون کا دھنوان ہے
سر عاشق پہ ہردم سائبان ہے

کیا معلوم جنے شہ کو دیکھا
خدا ظاہر ہے بندہ ہی نہان ہے

ملا آئینۂ درجسکے سر کو
سکندر ہے سلیمان جہان ہے

جو سالک ہے سمجھ لیتا ہے اتنا
نبی کا نام ہی حق کا نشان ہے

وہی ہے کام کا جو خاک در ہو
وگرنہ اسکی مٹی رائگان ہے

ہینے ہین خار گل انکی گلی کے
محبت بھی بہار بےخزان ہے

لب ودندان کی دھن مین جو گرانیک
یمن مین لعل ہے گوہر بکان ہے

نہین دیکھا کسی نے شہ کو احمد
خدا کی ذات سا نام ونشان ہے

مجھے کب وعدۂ محشر سے راحت آہی جاتی ہے
جہان مین یاد نبی جاؤن یہ قسمت آہی جاتی ہے

جناب مصطفےٰ کی یاد صورت آہی جاتی ہے
صفا آئینہ سے کیا کدورت آہی جاتی ہے

جو یاد گیسو ورخسار حضرت آہی جاتی ہے
ظہور صبح سے آنکھون مین ظلمت آہی جاتی ہے

ہزارون مر گئے مارے نہ دیکھا قامت موزون
ٹپکے گر صور کہتے مین قیامت آہی جاتی ہے

گنہ درگاہ حق مین بے پناہ ہن محمد کا — اگر ہلکا ہو مثل کاہ بھی تو سخت بھاری ہے

نبی کا ذکر کرتے ہین خدا کی فکر کرتے ہین
بسر یون ہو اگر احمد عجب قسمت تمہاری ہے

کہان نور خدا سے جلوۂ گلزار بہشت ہے — ہمین جنت سے کوے مصطفےٰ سو بار بہتر ہے

ہمین گلزار کوے سید ابرار بہتر ہے — جو وادی قیس کو فرہاد کو کہسار بہتر ہے

خدا کا حال سمجھانے تجلی اُسکی چمکانے — تری گفتار بہتر ہے تری رفتار بہتر ہے

شفیعان دگر کو مستجابی دعا باقی — شفاعت کو ہماری احمد مختار بہتر ہے

نبی کے ذکر سے دل کو صفا کر کہ محشر مین — مصقل گر ہو آئینہ سے دیدار بہتر ہے

جو اس سے مردے اُٹھتے تھے تو اس سے قلب زندے ہین — دم عیسی سے سو درجہ تری گفتار بہتر ہے

نبی کا ذکر تو کیا روضۂ اقدس نہین دیکھا — ہماری زندگی سے موت ہی سو بار بہتر ہے

نظیر و مثل ہر دو دونون عالم مین نہین ہرگز — جو محبوب خدا ہے سید ابرار بہتر ہے

یہی عیسیٰ سے آتی ہے صدا عشاق حضرت کو — فراق مصطفےٰ مین دل جو ہو بیمار بہتر ہے

کھلا عقدہ یہ طابہ مین نبی کا رخ عیان ہو کر — بہشتی نعمتون سے واقعی دیدار بہتر ہے

فرح دیکھے سے اُسکے جان کو اُس سے آنکھین تیرہ ہون — فروغ مہر سے نعلین پا سو بار بہتر ہے

احد احمد کو کہا ہے کہ احد کو کہتے ہین احمد — تو انق معنوی لفظی یہان تکرار بہتر ہے

چاہا کہ ذات پاک نبیؐ کو احد لکھوں
ہاتف نے دی ندا کہ یہ افشائے راز ہے

پرتو نبیؐ کے نور کا کس کس جگہ نہیں
مالک دکن بھی اپنی نظر میں مجاز ہے

بازار حشر میں جو ہے جنس گران نجات
صاحب ہمارا شافع بندہ نواز ہے

محمود اپنا مالک و سلطان دوسرا
محمود جسکے سامنے کم از ایاز ہے

بازار وصل دوست میں اک نقد جان لیے
محتاج ہوں میں اور خدا کارساز ہے

فردوس و طور سے نہیں محروم چشم شوق
ہمسر مدینے میں در نظارہ باز ہے

باہم خدا و بندے میں پردہ کیے ہی شریک
ذات نبیؐ پاک نزاکت طراز ہے

پھیرا اسلام تو ہو مخاطب نبیؐ کا نور
منظور حق ہو نام اسی کا نماز ہے

واعظ نہ کیجیو صفت لطف حسن حور
آرام درد جان طلب احتراز ہے

آنکھوں سے حق کو دیکھنا ممکن نہیں ہے
احمد نبیؐ کی ذات کو وہ بھی جواز ہے

وہ کون دل ہے جس میں نہ نور جناب ہے
حسن نبیؐ کی دید میں غفلت حجاب ہے

عشق نبیؐ میں یہی خطا بھی صواب ہے
تکرار انکے سجدوں میں عین ثواب ہے

اسم مصطفےٰ نے خدا کو عیاں کیا
اثبات غیر فہم کو مشکل کا باب ہے

ایسا ہی غوامض قرآن سے ہی ہیں
علم نبیؐ برابر طرفہ کتاب ہے

۵۳

ذات حضرت کا جو آئینہ ملا		خلق دو عالم کی صورت ہوگئی

دیکھا رطابہ مین احمد کو گدا
ابن ادہم بولے دولت ہوگئی

شمع طوری خانۂ دل مین جلانا چاہیے		شاہ کو مہمان اس کعبے مین آنا چاہیے
عارض رنگین دم محشر دکھانا چاہیے		خلد صحرائے قیامت کو بنانا چاہیے
چشم تر خونناب افشانی دکھائی ہی تجھے		ساکنان عرش کو رنگین بنانا چاہیے
عشق بازون کو تمھارے رفتۂ رفتار ہے		انفعال صدمۂ محشر دکھانا چاہیے
خون ہی دل سنکر حیائے چشم کے انداز کو		دیکھنا آنکا کبھی یارب دکھانا چاہیے
برق دیدار خدا کی تاب گر منظور ہو		ابر گیسوئے پیمبر دلپہ چھانا چاہیے
کان ہون تو یہ صدا درگاہ طابہ مین سنے		بار یابان لقا طالب کو آنا چاہیے
دل کو دنیا پیمبر کی محبت ہی ضرور		پہلے قرآن طفل مومن کو پڑھانا چاہیے

آئینہ کہتا ہی ہر اک عین احمد دید کا
پردۂ غفلت کو آنکھون سے اُٹھانا چاہیے

حسن مطلق پہ نظر رکھتا ہے روئے انور کی عجب الفت ہے		دل دیوانہ نظر رکھتا ہی شانۂ گیسوئ آنکو ترکتا ہی

خدا و مصطفے کو ایک ہی کہتے ہین ایسے انکا
تفاوت مصطفے مین اور عیسی مین دیکھا ہی
تمھاری یاد جب آتی ہی اے نائب پیمبر کے
مدد اے خضر راہ طالب اے مخدوم حق آگہ
خدا کی دید گر روز ازل لکھی ہی قسمت مین

جو سر باطن دل بر سر اظہار آتا ہی
جو امراض گنہ کا حشر مین بیمار آتا ہی
جگر سے خون مری آنکھون مین سو بار آتا ہی
یہ مرغ پر شکستہ جانب گلزار آتا ہی
خیال خلد طالب ہسکو اے زوار آتا ہی

فرشتے خلد و محشر مین جگہ خالی کرین ہر بار
کہ مداح نبی پڑھتا ہوا اشعار آتا ہی

آئنہ یا نبی کی صورت ہی
کچھ نہ سمجھا اگر بہت سمجھا
بلبلان لقاے خالق کو
ایک مطلوب طالبان بجد
لطف دیدار مصطفے اور مین
نور رخ نار سے بچا تا کام
شہ کے پرتو سے ہی سبھی رنگین
ذکر سے تیرے نام کے یہ کھلا

جس سے ظاہر خدا کی صورت ہی
یہ سمجھ آپکی پہچانت ہی
باغ طالب کا رشک جنت ہی
آنکی وحدت ہی میری کثرت ہی
یا الٰہی یہ تیری قدرت ہی
خوب صورت ہی خوب سیرت ہی
ہر گلستان مین یہ حکایت ہی
یان مسمی خدا کی رویت ہی

۵۵

در رسول ہی محراب گردعا کے لیے
وجود ذات ہی حاجات کی روا کے لیے

ہوئے ہیں ہر دو جہاں ذات مصطفٰے کے لیے
ہی ذات پاک نبی جلوۂ خدا کے لیے

حضور شاہ کہاں اور میرا بخت کہاں
مگر خیال کی دولت ہی اس گدا کے لیے

جو آہ کھینچ رہے ہیں خیال طابہ میں
چمن کی سیر کو جاتے ہیں کب صبا کے لیے

مریض ہجر ہیں چل جائیگی ہوائے جنان
ہی ذات شافع محشر ہمیں شفا کے لیے

وہ سر کو عرش معظم پہ فخر ہوتا ہی
ہوا جو خلق سجود نعال پا کے لیے

نبی کے واسطے طابہ کو آئے تھے اے دل
یہاں سے جائینگے جنت کو پھر خدا کے لیے

تری امید پہ آتا ہی حشر میں احمد
ہزار فرق پہ دفتر ہر اک خطا کے لیے

آتے ہی کوئے پاک میں رنگت بدل گئی
تاثیر تیری اے گل جنت بدل گئی

جاتے ہی کوئے پاک میں رنگت بدل گئی
صحبت کے ساتھ کیسی طبیعت بدل گئی

ہوں عین وصل میں یہ مجھے صدکا ہی لحاظ
کب آئینے کے دخل سے صورت بدل گئی

یہ کشف راز قصۂ منصور سے ہوا
خالق جو دوست ہو گیا خلقت بدل گئی

ہم حسن بے زوال کے طالب ہیں اے فلک
جب آفتاب ڈھل گیا رنگت بدل گئی

تھا میں غلام شاہ رسل بعد مرگ کے
شاہی سے خلد کی مری خدمت بدل گئی

دو عالم کو تہ و بالا کریگا
جو ابرو میں سے بالا ہو گا احمد
نئی آنکھوں کو پھر روشن کریگا
اگر یعقوب دیکھیں اس کا حال
گلستان ارم صحرا کریگا
مریض سے وہ نہ کہیں رنج ہو امن
جو چاہیں مردہ بھی زندہ کریگا
تمہارے پردہ مرنے میں ہیں ہیرے
نبی کی شکل میں دیکھا کریگا
مرقع میں دو عالم کے ہیں ہیرے

ہوا کیسے میں سالک ہوں پیمبر کو کہ کیا ہے
امتاد تو کوئی بولے بندہ کہ خدا ہے
انسانوں میں انسان خدا میں وہ خدا ہے
سب کچھ تو وہی ہے مگر وہ سب سے جدا ہے
جا میں ہی بہشت میں کہ فردوس خدا ہے
آجائے قضا اپنی تو ہم کام ادا ہے
ہم تیر جو منظور ہو فی مین وہی بجھا

دیوان نعتیہ ٥٦

[illegible]

اظہار میرا تیرا ہوا ہے — کا ہے دہ یون جسم اپنا ہوا ہے
آنیکا کل کے وعدہ ہوا ہے — گھر آج ہی سے زیبا ہوا ہے
ذات نبی سے نور الہی — پوشیدگی مین پیدا ہوا ہے
ابروے شہ کے دی مین نسبت — کیا ہی مہ نو بالا ہوا ہے
مضطر یہ ہون مین سے آئینہ و — سیماب کا دل پارا ہوا ہے
جلوہ دکھا کر جان بخشیان کین — عیسیٰ ہمارا موسیٰ ہوا ہے
ہے نقص عاشق جب تلک طلب ہو — پردہ دوئی کا باندھا ہوا ہے
تیرا تصور ہے تجھکو اے دل — الفت کا کیونکر دعوا ہوا ہے
چھوڑا خودی تو پایا تقرب — آخر کو مجنون لیلا ہوا ہے

سوے مدینہ چلتے ہو احمد
ملنے کا حق سے رستہ ہوا ہے

جو بے پردہ رخ زیبا کرینگے — خدا سب جانکر سجدہ کرینگے
اگر وہ چشم ولب کو وا کرینگے — کبھی مردہ کبھی زندہ کرینگے
تمھارا کوچہ گر ملجاے ہمکو — تماشا ہر دو عالم کا کرینگے
نبی کے ساتھ رہنا ہی غرض ہے — وگر نہ خلد کو سب کیا کرینگے

[illegible]

بیت ۔ از بہیت کے جانا نہوگا
عجب باغ دیدار پھولا پھلا ہی
خدا ہمیت کو اک کرکے دیکھے
مراسرہوا ور نعل زوار طا یہ
لب دخندہ اکجا مین کہتے مین دلسے

ہمین ایسی جنت سے تسکین نہین ہی
موحد کوئی دست گلچین نہین ہی
وہی چشم بینا جو خود بین نہین ہی
کوئی اس سے بہتر تو بالین نہین ہی
لیج اور ایسا تو شیرین نہین ہی

شفاعت سے تیرے نہ کیون پا جنت
گنہگار احمد ہی بیدین نہین ہی

مرے جسم نا توان مین ترا دم بقاے دم ہی
ہون بقا فنا مین ہر دم ہی لب نگاہ دلکش
ہین زمین و آسمان مین یہی یادگار عاشق
بحجاب غیر دیدہ تو بغیر پردہ دل بھی
کوئی جان سے رخ پہ سوزان کوئی حیرتی عجب
تو ہی مجھسے مجھپہ ارحم کہ سبب ہی جوش دل کا
ترے رخ پہ دل کا عالم کہین برق سے ہلی فروزان
ترے ہجر لب کے کشتون پہ چلی نہ چارہ سازی

نہ تو روح کا اثر کچھ نہ تو ایک بو ندم ہی
کوئی تم مین روح افزا کوئی بہر مرگ سم ہی
جو ہی برق دل کی صورت تو مثال دیدہ نم ہی
جو وہ دیر تجھسے روشن تو منیر یہ حرم ہی
جو چراغ ہی حرم کا جو کنشت مین صنم ہی
مرا شوق ہی زیادہ ترا لطف جب کم ہی
یہ مہینون مین کبھی کچھ وہ تڑپ مین مبہم ہی
جو ہی خشک آبحیوان تو مسیح مین نہ دم ہی

٥٧

[illegible]

سہرد یدار بنی مانگیے خالق کے لیے
کو ر نالان ہی تجلی سے بنیگے بینا

دست فرسودگی غم ہو سویدا روشن
ساحل الفت و رویت یہ ہی طوفانی کفر

بیقراران محبت سے صفا حاصل کر
سجدہ خاک درطابہ پہ کرینگے زاہد

دل جو آراستہ ہوتا ہی صفت سے تیری
در پہ مسعود کے طالب ہین حضور تیرے مین

تمکو زناد جو مقبول دعا آتی ہی
دیدۂ ابر مین بجلی سے ضیا آتی ہی

خوب حل ہو تو سیاہی مین جلا آتی ہی
دستگیری یہ کیسے تیرے سوا آتی ہی

پارہ آئینے کو ملتے ہی جلا آتی ہی
بوریے سے ترے کچھ بوے ریا آتی ہی

یہ علامت ہی وہان ذات خدا آتی ہی
کیسی افضل یہ نماز اور دعا آتی ہی

گور احمد کی علامت ہی یہ قبرستان مین
یا محمد کی صدا اُس سے سدا آتی ہی

بسمل نظر ہی ابرو سرور کے سامنے
دل ہو تجلی حق برتر کے سامنے

کسطرح چمکے عارض انور کے سامنے
ابرو کا عکس سان ہی تیغ نگاہ کو

طوطی کے ہوش اڑے وہ شکر لب بار بار
فوارہ خون کا دل ہی یہ خنجر کے سامنے

آنکھین ہون جلوہ ہاے پیمبر کے سامنے
سیماب آئنہ ہی اُس اخگر کے سامنے

یہ تاب برق ہی دم خنجر کے سامنے
حیران ہی آئنہ رخ انور کے سامنے

[illegible]

سلام

۵۹

ہے آب خضر گشتہ ابرو یہ بے اثر … بیدم مسیح بھی ہے یہ خنجر کے سامنے

ایسا جلا کہ سوز نے بے آب کر دیا … ابرو کا ذکر آگ تھا خنجر کے سامنے

وحدت پسند چشم سے دیکھو جو مرد مو … ساجد ہو حق کا شیخ برہمن کے سامنے

بسمل ہون دیکے نسبت ابرو واہ تو … کیا ذکر اس چھری کا وہ خنجر کے سامنے

احمد نے کی یہ بحر مین مضمون کی جب تلاش

گوہر رہے نہ اور سخنور کے سامنے

غزل فارسی

لطف دیدار خدا حاصل ز روے مصطفےٰ … معنی الفاظ قرآن گفتگوے مصطفےٰ

عاشق مستم بیاری عطر بوے مصطفےٰ … اے صبا چون بگذری در خلد کوے مصطفےٰ

مہر تابان ذرۂ آن چشم بیناے خوش است … کان نظر کردست با صد چشم سوے مصطفےٰ

ہمچو لالہ داغ حسرت مے نہم بر دل حساب … تا نشان غم نمایم رو بروے مصطفےٰ

مثل سنبل مے بر آید دود پیچان ز آہ من … ہر زبان در عشق زلف مشکبوے مصطفےٰ

تشنگی جام کوثر از دلم بیرون رود … گر میسر باشدم آب وضوے مصطفےٰ

نے صبا آید بنزدیکم نہ آید جبرئیل … از کہ بفرستم پیام آرزوے مصطفےٰ

ہمچو موسیٰ دل صدا اے رب ارنی میزند … تا شود سرمہ ز برق شعلہ روے مصطفےٰ

ن مین

روح عباسؓ کی عابدؑ سے تڑپ کر بولی
بیڑیاں کاٹتے ما جرہیں یہ ہم ہاتھوں سے

دیکھ اکبر کو ہوے ناریاں کاشون پہ گھیرے
گل ہی نکلی جو وہ شمشیر دو دم ہاتھوں سے

شاہ بولے ابھی صحرا سے قیامت ہوجاے
اک اشارہ جو کرین جانب ہم ہاتھوں سے

جنکے نانا سے ملی لوح و قلم کو عزت
اُنکی گردن کی لعینوں نے قلم ہاتھوں سے

طوق و زنجیر پہننے کو جو عابدؑ تھے مصر
پانوٴن پکڑے ہوے تھے اہل ستم ہاتھوں سے

کیون نہ احمد ہوس عیب ترا سیم بھر
چھو لیے شہ کے جو نعلین و قدم ہاتھوں سے

مجرئی کا بحر سا اے دیدہ بر تر چاہیے
گر لپس از مردن جنان مین قصر گوہر چاہیے

ذبح کے دم ذکر حق میں تھے یہ کہتے شاہ دین
سینہ سوکھا ہی ہمارا پر زبان تر چاہیے

دیکھکر شبیرؑ کو زینبؑ نے خیمے سے کہا
تیرا سر ہی دھوپ مین سایہ ترے سر چاہیے

قطرۂ خون ابر و شہ پر جو دیکھا تو کہا
حر نے ایسی تیغ ہو اور ایسا جوہر چاہیے

بولی بانو دیکھکر اکبرؑ کا چہرہ گرد مین
دل اس آئینے پہ مرنے تک مکدر چاہیے

گر جوانان بہشتی مین ملین مرنے کے بعد
درد اکبر تا دم پیری مقرر چاہیے

ماتم شبیرؑ مین ہو پیرہن گرد و غبار
گر بمحشر ظل دامان پیمبرؐ چاہیے

یون در زندان پہ عابدؑ نے کیا رو کر کلام
ہو تن شبیرؑ ریتی پر ہمین گھر چاہیے

[illegible]

جا ے رقت تھی مگر شمر کے دل مین نہ تھی | حالت شاہ پہ ہو جاتے ہین پتھر پانی

تشنہ مقتولون پہ روکا تھا جو دینون نے | آج ہی انکے لیے آگ سے بڑھ کر پانی

کہتے عابد تھے تب ہجر شہیدان مین مدام | ہے یہ وہ سوز کہ مانگیگا سمندر پانی

قطعہ

شمر سینے پہ چڑھا شاہ یہ فرمانے لگے | ذبح کرنا مجھے اک بوند پلا کر پانی

بولا ظالم کہ نہین کیا آپ کو پانی دونگا | اسکے نام سے رکھتا نہین خنجر پانی

قطعہ

منہ پہ منہ رکھے ہوے روکے کہا بانو نے | گرچہ خبر شیر نہین مانگتے اصغر پانی

چہرے پر اسلیے آنسو ہی بہاتی ہون مین تو | منہ پہ بیہوش کے ہین مارتے اکثر پانی

بولے عباس نہین پانی بنے خون ہی مرا | شیر اصغر کے لیے اور پے اکبر پانی

وقت صدمات شہ دین کے جو تھے احمر
تم بھی جان دیتے وہین اپنا لہو کر پانی

مجرائی غم شہ کو کیا مرثیہ حاجت ہے | جب یاد کرین حالت آئینہ وہ صورت ہے

جنت مین تڑپتی تھی جان فاطمہ زہرا کی | ہر دھوپ شہیدون پر یان مجکو حرارت ہے

جب قتل ہوا حسکا اوپر روح لگی کہنے | جو مرتے ہین جیتے ہین مقتل نہین جنت ہے

کس گن کے جدا لاشے اسطرح کیے شہ نے | یہ اکبر و قاسم ہے عباس پر آفت ہے

ایوب کے اور شہ کے دکھ پانے سے ہے ظاہر | جسطرح پڑے آفت اللہ کی رحمت ہے

۶۱ تضمین

[illegible]

پھر قرآن حق ہے ہوا نور نبی جب پیدا
عرش و کرسی و قلم لوح ہوئے جلوہ نما
دونون عالم ہوئے مخلوق باافضال خدا
بس کی تقدیر کا تفصیل ہے تفسیر علم
امر اللہ سے امور ہوئے لوح و قلم
جب کہا ملک کے تقدیر جہان کا عالم
حال ہر امتی ثابت ہے سلطان امم
کوئی عاصی کوئی مقبول خدا ہے اکرم
کوئی تسبیح و دعا ہو کوئی محتاج امم
جب ہر قوم کا حال شہ پاک کی امت کا ہوا
امتحان رحمت اللہ کی وسعت کا ہوا
حال ہر امتی شاہ شفاعت دستور
جب رقم ہو گئی جنت بہ صحابہ ہر دو
چار [illegible] عاصیون کو نار سقر ہو مسطور
بولا خالق کہ نہ لکھ [illegible]

یاد اکبر مین کہا شاہ نے ہنگام نماز	ولیہ خنجر کا اثر نعرۂ تکبیر مین ہے

ایک نقطے پہ غزا دارہا مین سبع شاہ
غم کا انداز یہ احمار تری تحریر مین ہے

مسدس

دل کے آئینے کا ذکر نبوی جوہر ہے	مردم دیدۂ دیدار حق برتر ہے
درج ایمان کے لیے گوہر رخشان تر ہے	برج کا رحمت خالق کے مہ انور ہے

جو خدا حشر کے دن جان کو تن مین بھر دے
شغل ذکر نبوی نزع کے دم دم بھر دے

معجزے سید عالم کے رقم ہوتے ہین	کلک و کاغذ پہ فدا لوح و قلم ہوتے ہین
عقل کل ذہن رسا دونون بہم ہوتے ہین	اب مضامین جو رقم ہوتے ہین کم ہوتے ہین

دیدۂ صدق و یقین قلب مین پیدا کیجے
جلوۂ نور الٰہی کا تماشا کیجے

یہ بیان قوت دل قوت جان ہوتا ہے	ہر سخن آگ گہر درج زبان ہوتا ہے
لعل رخشندہ ہر وہ سامعہ کان ہوتا ہے	دامن صدق پہ راز گنج نہان ہوتا ہے
ایکجا مین غم و شادی کو رقم کرتے ہین	حال میلاد کا حلقے بہم کرتے ہین

[illegible]

٦٣

	عیب سے آئی ندا دو نور جہان دکھلاؤ سب کے سب فیض و تصرف کے مکان دکھلاؤ	
بعد کچھ دیر کے جب ابر وہان سے آیا سرو قد گلبدن و ماہ لقا روح فزا		حور و غلمانون سے معمور مکان کو پایا آتے اور جاتے تھے گھر باغ بہشتی تھا نیا
	مرغ زرین پر و خوش رنگ و جواہر منقار ہوتے قربان تھے اس فخر سما پر ہر بار	
اور پھر تین نشان سبز نظر آئے کھڑے تین کلمے تھے بخوش خط جلی اُنپہ لکھے		کعبہ و مشرق و مغرب مین جو تھے نصب کیے ارض سے تا بہ سما اونچے نظر آتے تھے
	آمنہ بی بی نے حالات یہ سارے دیکھے خالق پاک کے بندے مین نظارے دیکھے	
اور مروی ہے کہ یون عبد مطلب نے کہا دیکھا کعبے کو کہ ساجد ہے بحق یکتا		وقت میلاد کے مین خانۂ اللہ مین تھا اور کہتا ہے کہ لے قاضی حاجات دعا
	شکر احسان کہ کیا ظلمت اصنام سے دور کر دیا تونے مجھے نور نبی سے معمور	
تھے جو آتشکدے اُس وقت ہزارون وہ بجھے		ایکدم نار جہنم سے نہین بجھتے تھے

کیا مسلمان کہ کافر کو ولی کرتے ہین [illegible] کم دون

بعض الحمد سے عجب نام علی کہتے ہین [illegible]

[illegible]

[illegible]

علم و فنون مین جو ہوا کام ہدایت کا تمام
شرق سے غرب تلک پھیل گیا جب اسلام

پایا آغاز رسالت نے بخوبی انجام
تھا وہ خاتم کہ کیا ختم نبوت کا کام

پردگی ہوگئی اُس ماہ لقا کی صورت
چھپکے ظاہر ہوئی وہ ذات خدا کی صورت

درج کرتا ہے بیان راوی مغموم و حزین
لیک رحلت سے غرض موت یہان ہوتی نہین

حال رحلت کا کہ ہے نشتر دلہاے غمین
کہ نبی مرتے ہین یہ بات بھی ہوتی ہے کہین

گرچہ ظاہر مین وہ پوشیدہ رہا کرتے ہین
لیک تا حشر وہ زندون سے جیا کرتے ہین

معجزے حین ولادت کے ہوے گرچہ رقم
چونکہ ہے ذات نبیؐ مظہر حق اکرم

ایک لاکھون سے لکھا بلکہ بہت اُس سے بھی کم
کام اُنکے ہین سبھی فعل خدا سے منضم

پھر بیان بھی کئی حالات رقم ہوتے ہین
وقت ترحیل کے صدمات رقم ہوتے ہین

یون روایت ہے کہ جب وقت شہ نیک خصال
جسکو جو کہنا تھا فرماتے تھے تفصیل اجمال

وصل اللہ کے دل سے ہوے مشتاق کمال
حال سب دیکھے سنتے تھے بعد شوق جمال

قال دیتا تھا خبر درد و غم فرقت سے
حال کو دیکھتے تھے آپ کے سب حسرت سے

[illegible]

۶۵

	حق تعالیٰ کے لیے آپ وہ دکھ پاتے ہین بھوکے دیدار کے ہین اسی غم کھاتے ہین	
مظہر جملہ کمالات تھے شاہ ذیشان اپنے انوار کیا کرتا تھا اُن پر ارزان		سبب نزع و مرض جانو بصدق ایقان وقت جب آخری آیا تو خداوند جہان
	گرم تھی روح تماشاے جمال رب مین ظاہرا شاہ پڑے رہتے تھے حیران تب مین	
ناتوان شاہ تھے اور وقت نماز آپہنچا وہ بھی از روے ادب کر سکا اس سے ابا		ایکدن جوش مرض سرور عالم پر تھا شہ نے صدیقؓ کو جب حکم امامت کا کیا
	چونکہ اس حکم مین کچھ چون و چرا ہوتی نہین یہ ارادہ ہے قضا جسکی روا ہوتی نہین	
عوض سایہ پیمبر کو لگا رہتا تھا جان اور مال سے تا مرگ فدا رہتا تھا		ٹھیک وہ عاشق محبوب خدا رہتا تھا ایک دم حق کی طرح سے نہ جدا رہتا تھا
	جب وہ مسجد مین گیا بہر نماز خالق غم پکارا کہ کرو جان نیاز خالق	
بھر گیا خون دل زار سے ہر دیدۂ تر		یعنی جب خالی لطف آیا مقام سرور

[illegible]

صف بعیت جلد ملائک میں بعد عزت و شان
جنتون کو سجا کر آراستہ حاضر ہیں وہان
اور فرمایا ہے خالق نے کہ حور و غلمان
عرش اور کرسی کا سامان مہیا سب ہے
لامین تیری تربت کہ مشتاق تمہارا رب ہے
اور ہو عجب سے فرمان خدا پہونچایا
ساتھ تھا جبرئیل عالم کے آداب بجا لائے کے ادا
انکے مین پھر ملک الموت نمودار ہوا

حالت شاہ کو جب دیکھتے گھٹتے ہر دم رات دن گھیرے ہوئے رہتے بصد درد و الم		اور کیا کہیے جو تھا اہل مکان کا عالم کوئی حیران کوئی نالان کوئی غش میں بہم
	جب جدائی پہ نظر شہ کی کیا کرتے تھے دونون ہاتھون سے جگر تھام لیا کرتے تھے	
تھا دم صبح امام آئیں ستے صدیق مگر سمجھا سب نے کہ عیان ہو گیا مہر خاور		پڑھتے اک روز صحابہ تھے نماز مل کر شہ نے پردہ کو اٹھا کر جو کی اس صف پہ نظر
	شہ نے فرمایا ہمین آنا کہان امکان ہے چہرہ گھٹ گھٹ کے ہمارا ورق قرآن ہے	
اور کہا شوق ملاقات خدائے اکرم اب زمین پر نہیں اس وقت سے پھر آئینگے ہم		آئے جبریل اسی روز بصد درد و الم اور کہنے لگا سو دردسے با دیدۂ نم
	آپکی ذات مقدس کے لیے آتے تھے لانے تھے حق سے پیام اور لیے جاتے تھے	
پھر کسی دن مرا یان کا ہمکو آنا ہوگا وہ چلی اب سو درگاہ خداوند علا		آخری آنا اسی روز مرا تھا شاہا تیری یکذات پہ موقوف مرا آنا تھا
ساتھ حضار زمین و فلک روتے تھے!		اس طرح کہتے تھے جبرئیل ملک روتے تھے

روح پاک نبوی وصل خدا کو پہونچی
یعنی دنیا سے گئی عرش علا کو پہونچی

تھا سر پاک نبیؐ عائشہ کے زانو پر
دونوں ہاتوں سے سنبھالے ہوے اپنا وہ جگر

جب جدا تن سے ہوئی روح شہ جن و بشر
اپنے زانو سے جدا کر کے سر پیغمبر

پاؤں پر شاہ کے رکھے ہوے اپنے سر کو
یہ کیا نالہ کہ تڑپا یا دل سرور کو

لاشہ پاک کو صد یاس سے دیکھا کرتین
ہاتھ کو دل پہ کبھی درد سے پھیرا کرتین

دل کی بیتابی سے وہ بیٹھ کے اٹھا کرتین
جا کے پھر بوسے تن پاک کو سوگھا کرتین

کبھی نعلین مقدس کو جگر پہ رکھتین
کبھی منھ پر کبھی دل پر کبھی سر پر رکھتین

روتی تھین عائشہ و فاطمہؓ ہر دم ماتم
ہو رقم عترت اطہار کا رونا کیونکر

عرش ہلجاتا تھا اور سارے ملائک مضطر
کوئی نالان کوئی حیران کوئی بیکل ششدر

وا محمد کی صدا عرش تلک جاتی تھی
روح حضرت کی تسلی کو چلی آتی تھی

اہل بیت نبیؐ پاک حسینؓ اور حسنؓ
نعش حضرت پہ کیا کرتے تھے ماتم شیون

٦٧

کی نماز آپ نے خلاق جہان بخش انام
پھر یہ ترتیب ادا کرتے گروہ اسلام
ہوتی جاتی تھی نماز اور نہ تھا کوئی امام
خانہ عائشہ میں دفن تن پاک ہوا
دل ہر اک شخص کا مانند کفن چاک ہوا

عرض کرحق سے تو ہے جان فگار احمد تا دم مرگ رہے وصف نگار احمد	دونون عالم مین رہے خیر یہ کار احمد کر محبون مین سدا اُسکے شمار احمد

تیرے افضال سے رکھ امن و امان مین اسکو
لطف دیدار دکھا دونون جہان مین اسکو

معجزات منظوم

ہر طبع فلک انجم تابان ہین مضامین وہ باغ بہشتی گل خندان ہین مضامین	وہ بحر جو ہر گوہر غلطان ہین مضامین وہ کان ہیرا و لعل بدخشان ہین مضامین

مذکور ہین اعجاز شہنشاہ امم کے
بے قید تماشے ہین کرامات قلم کے

لکھا ہی کہ اک روز شہنشاہ رسل کا سو آپ نے زانوے علیؑ کا کیے تکیہ	خیبر کے قرین موضع صہبا مین گذر تھا کچھ بادل بیدار دم عصر جو سویا

جب وقت غروب آگیا سورج ہوا پنہان
یہ مہر رسالتؐ کا رخ پاک تھا تابان

ایسے مین شہنشاہ رسل ہوگئے بیدار معلوم ہوا حق کو کہ خاطر یہ ہوا بار	پوچھی کہ نماز اور علیؓ نے کیا اقرار خورشید کو پھیرا کہ ہوئی دھوپ نمودار

حلّان تھا اک کاٹ دیا نام خدا پر	کچھ ہے تو بتا دیجیے اب بہر پیمبر

جا کر وہیں لا ہر کی پیمبر سے حقیقت
پھر آپ نے فرمائی وہ کُل فوج کو دعوت

اس آٹے سے اُس فوج کا کیا ہو دیگا چارا	جابر نے کیا عرض کہ اک صاع ہے آٹا
پھر جا کے لعاب لب اقدس کو ملایا	فرمایا مرے آنے تلک اُسکو نہ چھونا

روٹی کو ہزار آدمی نے کھایا سیری
اُس روٹی پہ قربان تھی غذا خلد و جناں کی

انصاریوں سے ایک جو ان کی ہوئی رحلت	فرمائی انس نے بہ رہِ صدق روایت
کی عرض خداوند سے با حال مصیبت	ماں اُسکی جو یک بوڑھی تھی درماندہ آفت

تصدیق تری اور رسول عربی کی
کی میں نے سو مطلوب ہو دارین کی خوبی

گر زندہ کہ تا ہووے تسلّی مرے جی کو	اب چاہتی ہوں مجھ سے یہ آرام دلی کو
زندہ ہوا لیکن یہ عجب ہو نہ کسی کو	پھر ایسے میں وہ لیتا ہوا نام نبی کو

اے مومنو شان شہ یکتائی کو دیکھو
اک بوڑھی کو اعجاز مسیحائی کو دیکھو

لکھا ہے کہ اک روز حضور شہ ابرار
اک اعرابی یک آیا تھا ناقت کو پکار
اک اونٹ سواری میں تھا بیتاب و خوش اطوار
جوان میں انسان کی سعادت کے آثار
قیمت سے پسند آیا تھا جن و بشر کو
بیت سے لیے علم دیا تشنۂ غم کو
فاروق نے اسوقت دیا مال فراوان
اعرابی کو جب ہو گئے خوش اسکے دل و جان
اشتر کو دیا اس نے بعد حسرت و ارمان
مسند در تو جن و بشر کر دیا اس آن
باندھا گیا جب اونٹ در حجرۂ اکبر
تکتا تھا نبیؐ کو گذر جاتا تھا رہ پر
وہ اونٹ جو مقبول نبیؐ انسی و جان تھا
خوش شکل و طرحدار تھا بے مثل جہان تھا
خم قوس قزح کا خم گردن سے عیان تھا
اور تھا پہ پاؤں کے اک کاہ کشان تھا
تھا شمس و قمر نور میں نقشہ کف پا کا

[illegible]

یہ فضل جو خالق کا ہے است پہ نبیؐ کی	
کیا اور ہو برہان نبوت پہ نبیؐ کی	

احمدؐ یہ کہا کیجیے محبوب خدا ہے	محروم نہ کر از پے حق تیری لقا سے
پابند ہی اذکار کا دل حرص ہوا ہے	معمور مرا نامہ ہی ہر جرم و خطا سے

رحمت سے دم رنج مدد کیجیو شاہا
ہر آفت دارین کو رد کیجیو شاہا

ایضاً

وصف نبوی مدحت خلاق جہاں ہے	کب حمد تہ مرتبہ وہم و گماں ہے
ممدوح خدا ہونے کا موقع ہی بیاں ہے	ہے نعت سے خوش حق یہ سخن سب پہ عیاں ہے

بندوں سے ہو تحمید خدا یہ نہیں ممکن
ہو نعت نبیؐ اس سے جدا یہ نہیں ممکن

یاد نبوی ذکر حق ارض و سما ہے	دیدار نبیؐ شاہد مطلق کی لقا ہے
خوش سینہ ہے جو حب پیمبر سے بھرا ہے	خوش دل ہے وہی جس میں پیمبر کی ولا ہے

ملجائے جو یہ گنج دو عالم میں غنی ہو
کیا ذکر غنی ہونے کا بے شبہ ولی ہو

[illegible]

اُس روز سے اے شاہ طلبگار ہون تیرا
اِن روزون عجب بخت مددگار ہی میرا

ہی آرزو اب کیجیے سواری سے مکرم
ہوجاونگا اس فخر سے کونین مین اعظم
ہی اُسکے سوا اور دل زار مین ہر دم
دو بات کی حسرت کہ کبھی ہوتی نہین کم

فرمایا شہنشاہ نے یہ شبہہ بیان کر
مقبول ہی جو کچھ ترا طلب ہو عیان کر

تب اونٹ نے کی عرض امید اتم سے
مرجاؤن تو جنت مین ہون حق کے کرم سے
پر وان بھی نہ محروم رہون تیرے قدم سے
ہو عرض یہ مقبول مری فیض اعم سے

جنت مین بھی گر ذات تری مجھسے جدا ہو
دوزخ کیطرح کیون نہ مجھے رنج و عنا ہو

پھر عرض یہ ہی ہووگی جب آئیگی حالت
جیتا رہون شومی سے اگر با غم فرقت
تب میری سواری کی کسی کو نہو طاقت
جان جسم کو بھاری ہو یہ ہوجائیگی حالت

بار غم فرقت ہی مرے واسطے بس ہو
کیا اور کی اے نور خدا دل کو ہوس ہو

لکھا ہی کہ جب فاطمہ زہرا کو ہمیشہ
بولے کہ نگہ رکھو تم ان باتون پہ اکثر

تواریخ از محمد احسن اللہ صاحب

قاضی منور احسن تخلص

[illegible]

احسن برائے سالش [illegible]

[illegible] نبی مین دیوان [illegible] ۱۳۰۱

لکھا ہے روایت مین بصد منزلت و شان ہفتم کو لحد میں تھا اثر اسکا نہ تھا وان	اُس اونٹ کا بھی دفن ہوا صورت انسان مدفن مین نہ تھے بال نہ تھا جسم نہ تھی جان

تھا محو بہت الفت ذات شہ دین مین
پہونچا وہ لطافت کے سبب خلد برین مین

احمد کو یہ حسرت ہے دو عالم مین خدایا عشق نبی پاک مین ایسا ہو دل اسکا	انسان بنا دیجے اس حیوان کا صدقا تن کسب ضیا سے ہو بس اک نور کا پتلا

مرشد کے رخ پاک و پُر انوار کو دیکھے
دیدار نبی سے ترے دیدار کو دیکھے

خاتمۂ کتاب

یا الٰہ العالمین بندہ نواز جمع تیرے لطف سے دیوان ہوا یعنی عز و جاہ اور بہرہ دید لطف سے تو اور بھی تیرا رسول	ہر مراد عاصیِ مامول دے ہر دو عالم مین صد معقول دے چشم بینا اور دل مشغول دے گوش و دل کو مژدہ مقبول دے

دل کے اے احمد برائے سال ختم
شکر حق دو بار کہہ او طول دے
۱۳۰۱ء

لکھا دیوان جناب احمد نے
نعت کا جو درج قرآن مین
سال تاریخ لکھا ہے [illegible]
یعنی نعت دیکھو دیوان مین

تقریظ از سید یعقوب صاحب [illegible]

الحمد للہ کہ این دیوان افاضت توامان و
از منبع افادت عنوان حدیقہ نعت سید المرسلین

دیوان لطیف ۲۰۷

[illegible]

وتشنگان زلال سخن لطیف را حلاوت کوثر بخشید - خلاق صورت معانی
این آئینۂ صفا آگین را در آئینۂ خواطر زینت افزا کنا د بالنون والصاد

تاریخ

فضل خلاق ہر دو عالم سے	ہے مرتب کلام نعت شہ
اسکی تاریخ اے دل اسعد	سخن استاد لطیف سے کہو ۱۳۰۱ھ

تاریخ از سید معصوم علی شاہ صاحب سر گروہ نہسوری

کرد استاد تبوصیف نبی ذیشان	فکر دیوان کہ چنین دید رموز عرفان
سال تاریخ اگر خواہی بدہ اے سید	نظم اطعام بمداح نبی از حسان ۱۳۰۱ھ

تقریظ منظوم از محمد یوسف صاحب سرور

استاد مرے جناب احمد	مرشد ہین جہان کے اور مرشد
پایا جو لباس لفظ مضمون	گوہر سے دکھائے کوہ و ہامون
ہر اک کا مفیض انکا ارشاد	تھے راجہ بہادرون کے استاد
فن شعر امین خوب کامل	تھے نثر مین بے نظیر فاضل
دیوان کے لیے خیال حضرت	آئینہ تھا ہو گئی جو صورت
ہین زاہد صوفیانہ مذہب	جو یاسے خدا فقیہ مشرب

خاتمۃ الطبع

حمد اُس سخن آفرین کی کہ جسکی قدرت نامتناہی سے شاہد زیبائے سخن نے حسن وجمال مین کمال پایا ہی اور صلوٰۃ اُسی حبیب افصح العرب والعجم کے نطق بلیغ سے کام جان عالم نے ہدایت کا ذائقہ اُٹھایا ہی اُسی حبیب آلہ کے فیض نعت سرائی کا یہ اثر ہی کہ سخن ہم حلاوت شہد وشکر ہی سبحان اللہ صلِّ علیٰ کیا دیوان برکت عنوان ہی کہ جسکا نام **دیوان نعتیہ** در محامد سرور انس وجان ہی کہ جسکی ہر بیت نورانی مضامین مین چشمک زن ابرو ہلال ہے اور ہر غزل تجلی نعت گستری مین بدر کمال ہی زہے نصیب اُس چمن آرا سے گلزار سخن کے جسکا باغ کلام نعت ومنقبت کے فیض آب سے سرسبز وشاداب ہو اور پھر وہ باغ کیونکر نہ خلد برین کا جواب ہو الحمد للہ کہ ایسے چمنستان سخن کے نخلبند استاد فن شیوا زبان سحبان زمان مداح رسول مقبول عاشق صادق جناب رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کلیم طور سخن گستری مولوی احمد علی صاحب مدرس میسوری

اشعار

زمین سے عرش تک یہ غلغلہ ہی
زبان پاک وبیان پاک وسخن پاک
وہ ہر ہر لفظ مین رنگ ادا ہی
کہ حال عاشق صادق رقم ہی
نہو کس طرح سے مقبول عالم

عجب دیوان ہی نورٌ علیٰ نور
کہ اسمین مدحت خیر الوریٰ ہی
نہ کیونکر دھوم ہو ایسے سخن کی
ارم بھی عندلیب مدعا ہی
عجب گلگفتار یہ صلِّ علیٰ ہی
کہ ہر نعت جناب فخر آدم

سراسر جسمین حمد ونعت مسطور
کلام پاک ہی کام ودہن پاک
یہ ہی روح روان ہر انجمن کی
جہان تک وجد کی حالت ہو کم ہی
کہ اسپر جان سو جان سے فدا ہی
سبحان اللہ جسکا ممدوح ایسا

عالی مقام ہو اُسکے مداح کا نہ کیون برتر کلام ہو بالجملہ دیوان مسطور حسب فرمائش مصنف موصوف بتصحیح حتی الامکن بار اول مقام لکھنؤ مطبع نامی منشی نولکشور مین بماہ اپریل ۱۸۸۵ع مطابق جمادی الآخرہ ۱۳۰۲ھ بصد حسن وجمال خط طبع سے آراستہ ہو کر آویزۂ گوش شاہد روزگار بصد زیب وبہا

اللہ تعالیٰ پسندیدۂ اہل عالم فرما دے

بمنہ وکرمہ